بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اُولِی الاَمرِ مِنکُم پ۵ سورۃ النساء نمبر ۵۹

ترجمہ "اپنے میں سے اختیار والوں کی طرف رجوع کرو"

(یعنی یہ لفظ عام ہیں اُمراء و عُلماء دونوں اس سے مُراد ہیں)

انبیاء کے وارثوں کو چاہیئے کہ وہ اپنا فیصلہ دیں کہ جرابوں پر مسح جائز ہے؟

ہے کوئی عالمِ دین جو اپنا فیصلہ دے

۳ سوالوں کا حق خدمت ۳ ہزار روپے لے کر

فیصلہ لکھے یا پھر فی سبیل اللہ (یہ کام آپکی مرضی پر منحصر ہے)

جو کوئی فیصلہ کرنا چاہے وہ ہمیں بذریعہ ڈاک اطلاع دے

جمع و ترتیب عبد الرشید انصاری سرفراز کالونی۔ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خالق کائنات کا فرمان:

الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿ پارہ ۲۳، سورۃ الزمر آیت ۱۸ ﴾

وہ لوگ جو سنتے ہیں پھر وہ اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی لوگ عقل والے ہیں

ہم قرآن اور متواتر حدیث کے مضمون کو کیوں چھوڑ دیں؟

فتاویٰ نذیریہ جلد اول

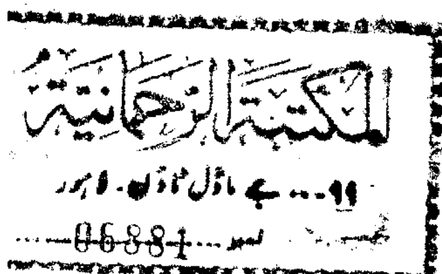
جرابوں پر مسح جائز نہیں

اس کے جواز پر کوئی دلیل قوی نہیں ہے

جمع و ترتیب: عبدالرشید انصاری، سرفراز کالونی، جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ

جرابوں پر مسح جائز نہیں

اس کے جواز پر کوئی دلیل قوی نہیں ہے


المكتبة الرحمانية
۹۹۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر۔۔۔ 06881

۵، ۱۲ مئی ۱۹۸۹ء ہفت روزہ الاعتصام لاہور — ۲۸ رمضان، ۶ شوال ۱۴۰۹ھ

تبصرہ: علیم ناصری ایم۔اے

انصاری صاحب نے ان تمام مسائل کی تحقیق اور تصفیہ کے لیے مختلف علما کے دروازوں پر دستک دی مگر پوری جماعت میں کوئی ایک "عالمانہ جرگہ" نہ بیٹھ سکا جو ان مسائل کا یک قلم فیصلہ کرتا۔

نام کتاب: تمام اہلِ علم، مدرسین، منتظمین کی خدمت میں اپیل۔ مرتب: مولوی عبدالرشید انصاری
ضخامت: ۴۰ صفحات، عمدہ کارڈ کور، خوبصورت طباعت و کتابت، قیمت: ۱۵ روپیے
ناشر: عبدالرشید انصاری سرفراز کالونی، جی۔ٹی۔ روڈ گوجرانوالہ

مولوی عبدالرشید انصاری ایک نیک دل، بے لوث شخص ہے۔ زرِ کثیر صرف کرکے تین سال پہلے فقیر والی ضلع بہاول نگر کے ایک حنفی مولوی کے فتوے پر رفع الیدین پر دادِ تحقیق دی اور عدالتی سطح پر اسے شکست دی۔ اس سلسلے کی انکی پہلی مرتبہ کتاب "الرسائل فی تحقیق المسائل" شائع ہوئی۔ پھر نماز کے اوقات کا مسئلہ چلا تو اس شخص نے پوری تگ و دو کی۔ اسی اثنا میں "جرابوں پر مسح" اور پھر "داڑھی کا مسئلہ" اٹھا اور کچھ علماء داڑھی کو ایک مشت سے زائد کٹوانے کے حامی ہو گئے۔ انصاری صاحب نے ان تمام مسائل کی تحقیق اور تصفیہ کے لیے مختلف علماء کے دروازوں پر دستک دی مگر پوری جماعت میں کوئی ایک عالمانہ جرگہ نہ بیٹھ سکا، جو ان مسائل کا یک قلم فیصلہ کرتا۔ انصاری صاحب نے اب کتاب ہذا کے ذریعے تمام اہلِ علم، مدرسین اور مدارس کے مہتمم حضرات سے اپیل کی ہے کہ وہ کوئی فیصلہ کن اقدام کریں۔ سب مسائل جوں کے توں ہیں۔ اس وقت تو "نمدا سے برخاست" کا سا معاملہ ہے۔ ہم انصاری صاحب کی اس اپیل کی تائید کرتے ہیں اور علمائے اہلِ حدیث سے غور و فکر کے لیے درخواست گزار ہیں۔

نوٹ: ۱۔ الرسائل فی تحقیق المسائل، ۲۔ نجات المسلمین، ۳۔ ہلاکت سے بچنے کا راستہ، ۴۔ جرابوں پر مسح، ۵۔ اپیل، ۶۔ حسابِ زندگی، ۷۔ سونے کے زیورات پہننے کا حکم، ۸۔ البرہان۔ یہ تمام کتابیں بندہ شائع کر چکا ہے۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	تقدیم ...	۳
۲	سبب تالیف	۵
۳	ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور ۱۳ اگست ۱۹۸۸ء	۵
۴	الاعتصام لاہور ۱۱ ... ۱۹۸۸ء	۶
۵	[illegible]	۶
۶	اگر کسی مسئلے میں اختلاف ہو جائے تو	۷
۷	[illegible]	۹
۸	[illegible]	۱۱
۹	المسح علی الخفین کی وضاحت	۱۸
۱۰	افعال صحابہؓ سے استدلال	۲۳
۱۱	علم کسی کا ورثہ نہیں	۳۰
۱۲	سوال ـ جواب	۳۱
۱۳	اگر قرآن اور حدیث سے کوئی مسئلہ معلوم نہ ہو سکے	۳۳
۱۴	مقدمات کے فیصلہ کرنے کا طریق کار	۳۳
۱۵	دنیا میں فیصلہ کروا لینا بہتر ہے	۳۴
۱۶	قاضی کا فرض ہے کہ مظلوم کو انصاف مہیا کرے	۳۵
۱۷	حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والا قاضی جنتی اور ظالم دوزخی ہے	۳۵
۱۸	قاضی کا اجتہاد اگر غلط ہے پھر بھی ایک اجر ہے	۳۶
۱۹	دنیا میں فیصلہ ہونا چاہیے	۳۶
۲۰	منصف مقرر کر لے جائیں تاکہ فیصلہ کریں	۳۷
۲۱	ابو طاہر زبیر کے نام عبدالرشید انصاری کا خط	۳۸
۲۲	۲۳ علمائے کرام کے نام	۳۹
۲۳	عبدالرشید انصاری کا خط جو ۲۳ علمائے کرام کو بھیجا گیا	۴۰
۲۴	ابو طاہر زبیر کا خط جو انہوں نے عبدالرشید انصاری کے خط کے جواب میں بھیجا	۴۳
۲۵	عبدالرشید انصاری کی طرف سے جواب	۴۳
۲۶	انسان دنیا میں مرے تو دلیل دیکھ کر مرے	۴۴
۲۷	مولانا ابوالانعام محمد صفدر عثمانی صاحب کے نام	۴۷
۲۸	عبدالرشید انصاری کا پہلا خط	۴۷
۲۹	مولانا محمد یحییٰ گوندلوی صاحب کی طرف سے	۴۹
۳۰	۲۳ کو جواب آیا	
۳۱	۱۱/۹ کو عبدالرحمن مدنی کو اطلاع دی گئی	۵۲
۳۲	چوہدری محمد حسین ایڈووکیٹ سیالکوٹ نوٹس بنام	۵۳
۳۳	[illegible]	

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جمع ترتیب وناشر ———— عبدالرشید انصاری
کتابت ———— دار الکتابت حضرت کیلیانوالہ، ضلع گوجرانوالہ

کل صفحات ــ ۵۰ ــ تعداد ــ ۵۰۰ ــ بار اوّل ــ ۱۹۸۸ء ــ بار دوم ــ ۱۹۹۱ء ــ تعداد ــ ۵۰۰

طیّب جمال پرنٹرز۔ 9/4 ریٹی گن روڈ۔ لاہور فون نمبر: 220357

تحقیق کرنے کا حکم

اللہ تعالٰی نے فرمایا :- فَتَبَیَّنُوۡآ ۔ پ۲۶ ۔ الحجرات ۔ ترجمہ :- پس تحقیق کر لو۔

یہ بھی فرمان ہے :- وَجَادِلۡهُم بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ ۔ پ۱۴، النحل ترجمہ :- ان سے پسندیدہ طریقے سے بحث کرو

جیسے فرمان خداوندی ہے :- وَلَا تُجَادِلُوۡآ اَهۡلَ الۡکِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ (پ۲۱، العنکبوت)

ترجمہ :- اہل کتاب سے مناظرے مجادلے کا بہترین طریقہ ہی برتا کرو۔

اچھی بات کی پیروی کرنے والوں کو ہدایت یافتہ کہا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے :

اَلَّذِیۡنَ یَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَیَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَهٗ ۔ (پ۲۳، سورۃ الزمر، آیت ۱۸) | وہ لوگ جو بات سنتے ہیں پھر وہ اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ جب تک ایک دوسرے کی مدد نہ کی جائے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانا مشکل ہوتا ہے۔ لہٰذا ان علماء کرام نے آیت :- " وَتَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰی " ۔ (پ۶، سورۃ المائدہ) "نیکی اور تقوٰی میں ایک دوسرے کی مدد کرو" پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب پر نظر ثانی کی :

(۱) مولانا محمد عبیداللہ خان عفیف صاحب دار الافتاء، دار الحدیث چینیانوالی لاہور۔

(۲) مولانا بشیر احمد صاحب گوہڑوی مدرس دار العلوم تقویۃ الاسلام ۔ (المدرسۃ الغزنویہ) لاہور

(۳) حافظ مولانا محمد ادریس صاحب خطیب جامع اہل حدیث حضرت کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ۔

اللہ تعالٰی ان تمام حضرات کو اجر و ثواب میں شریک فرمائے، جنہوں نے اس کی اشاعت میں کسی بھی قسم کا تعاون کیا۔ خالق کائنات کا فرمان ہے :- اِنۡ تَنۡصُرُوا اللّٰہَ یَنۡصُرۡکُمۡ (پ۲۶، سورۃ محمد، آیت)

اگر تم اس کے دین کی نصرت و تائید کا کام کرو گے تو اللہ تعالٰی بھی تم کو اپنی نصرت و تائید سے نوازے گا۔

فَجَزَاهُمُ اللّٰہُ خَیۡرًا ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ۔ (القرآن پ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سببِ تالیف

بندہ ۱۹۵۷ء سے جرابوں پر مسح کرتا رہا۔ ۱۹۸۰ء میں بندہ سیالکوٹ سے گوجرانوالہ منتقل ہوا۔ سرفراز کالونی جی۔ ٹی روڈ میں ایک شخص نے کہا کہ آپ لوگ جرابوں پر مسح کرتے ہیں۔ آپ نے اس کے متعلق تحقیق کی ہے اور یہ بھی کہا کہ فتاویٰ نذیریہ میں لکھا ہے۔ کہ اُونی سوتی جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(فَتَبَيَّنُوْٓا، پ ۲۶۔ سورۃ حجرات) پس تحقیق کیا کرو۔ کے تحت بندہ نے تحقیق شروع کی۔ جب فتاویٰ نذیریہ کا مطالعہ کیا۔ تو مجھے سمجھ آگئی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (پ ۱۱ سورۃ توبہ آیت ۱۱۹)	اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ ڈرو اللہ سے اور ہو جاؤ ساتھ سچوں کے

پھر بندہ نے ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور ۲۱ اگست ۱۹۸۷ء میں مضمون شائع کروایا۔

جرابوں پر مسح جائز ہے یا نہیں؟
(اہل علم و تحقیق کو دعوتِ غور و فکر)

شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی نے اپنے فتاویٰ میں اُونی، سُوتی جرابوں کے بارے میں کہا ہے کہ اُن پر مسح کرنا جائز نہیں ہے اور موزوں پر درست ہے۔ یہ فتویٰ مدلّل اور ۹ صفحات پر مشتمل ہے۔

راقم الحروف کے علم میں جب یہ فتویٰ آیا تو مسئلے کی تحقیق کے لیے بعض اہلِ علم سے رجُوع کیا اور یہ خواہش ظاہر کی کہ حضرت میاں صاحب محدث دہلویؒ کا فتویٰ دلائل کی رُو سے صحیح نہیں ہے تو اس کا معقول اور مدلّل جواب دیا جائے کیوں کہ علمائے اہلِ حدیث کی اکثریت حضرت میاں صاحب کے فتویٰ کے برعکس جرابوں پر مسح کے جواز کی قائل ہے۔

لیکن افسوس ابھی تک کسی صاحبِ علم نے سنجیدگی سے اس پر لکھنے کی آمادگی ظاہر نہیں کی۔ بنا بریں راقم اخبار کے ذریعے جماعت کے تمام اہلِ علم و تحقیق کی خدمت میں عرض گزار ہے کہ وہ میاں صاحب کے فتویٰ کا مدلّل جواب

لکھیں جو صاحب اس سلسلے میں محنت فرمائیں گے اور دلائل شرعیہ کی روشنی میں فتویٰ مذکور کا علمی جواب لکھیں گے تو راقم تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کے تحت ان کی خدمت میں ۹ سو روپیہ بطور تعاون پیش کرے گا۔

ہے کوئی عالمِ دین جو اس فتویٰ کا جواب دے اور نو سو روپیہ وصول کرے؟

نوٹ: ۔ سائل کو حق ہوگا کہ جواب دینے والے کے ہر صفحہ پر با دلائل تنقید کر سکے۔

جو اہلِ علم سید نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فتوٰے کا جواب دینا چاہیں وہ سائل کو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں تاکہ سائل ان کا حق خدمت جمع کروا سکے۔ (عبد الرشید انصاری۔ جی۔ ٹی روڈ سرفراز کالونی۔ گوجرانوالہ)

بسلسلہ جرابوں پر مسح (قسط ۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الاعتصام لاہور ۱۱ مارچ ۱۹۸۸ء

مورخہ ۲۲/۱/۸۸ کو ایک مسجد میں حافظ محمد شریف صاحب جی ٹی روڈ سرفراز کالونی گوجرانوالہ نے مجھ سے مسئلہ پوچھا کیا جرابوں پر مسح جائز ہے یا نہیں؟

میں نے جواب دیا شیخ الکل سید میاں نذیر حسین محدث دہلویؒ نے اپنے فتویٰ میں فرمایا اُن لوگوں کے دلائل جو جائز کہتے ہیں۔

(۱) تین مرفوع احادیث (۲) افعال صحابہ کرامؓ (۳) اور قیاس ہے۔

(۱) اب حضرات علماء کرام سے سوال یہ ہے کہ تین پیش کردہ احادیث ضعیف ہیں یا نہیں؟

(۲) افعالِ صحابہؓ سے استدلال: علماء کرام سے یہ سوال ہے صحابہؓ کا فعل کس حدیث کی بنیاد پر ہے۔ وہ کونسی حدیث (دلیل) ہے۔

(۳) قیاس: مسئلہ مطلوب ہے کہ کتاب اللہ سے ثابت قدموں کا دھونا ہے اور حدیث میں موزوں پر مسح کی رخصت ہے اب یہ بتائیں کہ قیاس کس حدیث سے کیا ہے اور کیا قیاس پر عمل کرنا درست ہے

مذکورہ بالا تین سوالوں کا جواب علیحدہ علیحدہ دیں۔ تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

راقم چند مہینے قبل بھی جماعت کے ہفتہ وار رسائل دبحقت روزہ الاعتصام ۲۵ ستمبر ۱۹۸۷ء ۲ صفر ۱۴۰۸ھ تنظیم اہلحدیث ۱۴/۲۱ اگست ۱۹۸۷ء) میں یہ اپیل شائع کر چکا ہے کہ جماعت کے اہل علم حضرت میاں صاحب محدث دہلویؒ کے فتویٰ کا مدلل جواب تحریر فرمائیں۔ اس سلسلے میں انشاء اللہ راقم اہلِ علم سے تعاون بھی کریگا۔ جیسا کہ گزشتہ اعلان میں اس کی صراحت کی جا چکی ہے۔

اُمید ہے کہ اہلِ علم و تحقیق اس طرف اپنی عنانِ توجہ مبذول فرمائیں گے۔

(عبد الرشید انصاری۔ جی ٹی روڈ سرفراز کالونی۔ گوجرانوالہ)

اگر تمہارا کسی چیز میں جھگڑا ہو

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ۝ (پ۵، سورۃ النساء، آیت ۵۹)

اگر تمہارا کسی چیز میں جھگڑا ہو جائے تو تم اس کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لوٹا دو۔ اگر تمہارا اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان ہے یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے اچھا ہے۔

ان سب کا فیصلہ کتاب اللہ اور حدیث رسول ؐ سے کیا کرو، اور اسے مان لیا کرو۔ پس ثابت ہوا کہ جو شخص اختلافی مسائل کا تصفیہ کتاب وسنت سے نہ کرے وہ اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتا۔

اختلاف پڑے اس کا فیصلہ اللہ کی طرف لے جانا ہے

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ مِنْ شَیْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ (پ۲۵، شوریٰ آیت ۱۰)

یعنی جس چیز میں تمہارا اختلاف پڑے اسکا فیصلہ اللہ کی طرف لے جانا ہے۔

پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھو لیا کرو

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ ؕ (پ۶ سورۃ المائدۃ۔ آیت ۶)

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھو لیا کرو اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت اور اپنے سروں کا مسح کر لیا کرو اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھو لیا کرو۔

قرآن پاک ہمارے واسطے ایک جامع عمل ہے تو حدیث اس کی عملی تفسیر ہے اگر ایک کو دوسرے سے جدا کرنے کی کوشش کی تو دونوں کی افادیت ختم ہو جائے گی۔

حدیث میں ہے:

وَعَنْهُ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰى یَدَیْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَهُ الْیُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَهُ الْیُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْیُمْنٰى ثَلٰثًا ثُمَّ الْیُسْرٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے وضو کیا۔ پس تین بار اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا پھر کلی کی اور ناک جھاڑی پھر تین مرتبہ منہ دھویا۔ پھر تین مرتبہ سیدھا ہاتھ کہنی تک دھویا۔ پھر الٹا ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر سر پر مسح کیا۔ پھر تین مرتبہ سیدھے پاؤں کو دھویا۔ پھر تین مرتبہ الٹے پاؤں کو دھویا اور پھر

ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ۔

کہا عثمان نے میں نے رسُول اللہ صلعم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح اب میں نے وضو کیا ہے۔ پھر فرمایا کہ جو شخص میرے اس وضو کی مانند وضو کرے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے اور نماز کے اندر اپنے دل سے باتیں نہ کرے۔ تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

معلوم ہوا کتاب اللہ وحدیث رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ پاؤں کا دھونا ضروری ہے جب کہ موزوں پر مسح کی رخصت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے۔

امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب بخاری چھ لاکھ سے زیادہ احادیث سے انتخاب کرکے مرتب کی ہیں نے اس میں جو حدیث درج کی اس سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی اور انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح حدیثیں یاد ہیں ان کی کتاب صحیح بخاریؒ میں بشمول مکررات سات ہزار دو سو پچھتر حدیثیں ہیں۔

امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے مسند صحیح کو تین لاکھ خود اپنی سنی ہوئی احادیث سے انتخاب کرکے لکھا ہے۔ (بحوالہ الکمال فی اسماء الرسول ص۶۳)

صحیح بخاری ومسلم میں" باب المسح علی الخفین" موزوں پر مسح کرنے کا بیان
اِس میں ہم نے بخاری کی چار احادیث اور مسلم کی ۱۶ احادیث جمع کی ہیں، ان میں مسح علی الخفین کا ذکر ہے۔
جرابوں کا ذکر نہیں ہے۔ آپ نے قیاس کیا ہے
وہ تمام احادیث ملاحظہ فرمائیں۔ حدیثیں دوسری کتب سے بھی پیش کی جارہی ہیں۔ ۲۱ حدیثیں ہیں۔

بخاری شریف

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَاَلَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ اِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْاَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ وَ قَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو النَّضْرِ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ سَعْدًا فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ.

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

(۱) ہمیں حدیث بیان کی اصبغ بن فرج نے ابن وہب سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابو النضر نے وہ ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے بیان کرتے ہیں وہ عبد اللہ بن عمر سے وہ سعد بن ابی وقاص سے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا اور عبد اللہ بن عمرؓ نے عمر بن خطابؓ سے سوال کیا تو وہ فرمانے لگے ہاں! اور فرمایا کہ جب سعد بن ابی وقاص آنحضرت سے تجھے حدیث بیان کریں اس کے متعلق کسی دوسرے سے مت پوچھ۔ موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابو النضر نے خبر دی کہ ابو سلمہ نے اسے بتایا تھا کہ سعد نے الی آخرہ

(۲) عمرو بن خالد حرانی نے ہم کو خبر دی وہ فرماتے ہیں کہ لیث نے ہم کو یحییٰ بن سعید سے خبر دی وہ سعد بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں وہ نافع بن جبیر سے

عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ أَبِيْهِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيْرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيْهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

وہ عروہ بن مغیرہ سے وہ اپنے باپ مغیرہ بن شعبہ سے وہ آنحضرت سے کہ آپ قضائے حاجت کے لیے گئے اور مغیرہ بن شعبہ رض پانی کا لوٹا لے کر آپ کے پیچھے ہولیا قضائے حاجت کے بعد یہ پانی ڈالنے لگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وضو کرنے لگے چنانچہ آپ نے اس وقت موزوں پر مسح کیا۔

حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَتَابَعَهُ حَرْبٌ وَّأَبَانٌ عَنْ يَحْيٰى۔

(۳) ہمیں ابونعیم نے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں کہ ہم کو شیبان نے یحیٰی سے حدیث بیان کی وہ ابوسلمہ سے وہ جعفر بن عمرو بن اُمیہ ضمری سے بیان کرتے ہیں کہ اس کے باپ نے اس کو خبر دی، اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آنحضرتؐ موزوں پر مسح کر رہے تھے۔

اور شیبان کی متابعت یحیٰی سے حرب اور ابان بھی کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ وَتَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۴) ہم کو عبدان نے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں کہ ہم کو عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ ہم کو اوزاعی نے یحیٰی سے خبر دی وہ ابوسلمہ سے وہ جعفر بن عمرو بن امیہ سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے آنحضرتؐ کو دیکھا کہ آپ عمامہ مبارک اور موزوں پر مسح کر رہے تھے یحیٰی عن ابی سلمہ عن عمرو، شیبان کی متابعت معمر بھی کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

الی آخرہ

مسلم شریف

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ بَالَ جَرِيرٌ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيلَ أَتَفْعَلُ هٰذَا فَقَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ قَالَ قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانَ يُعْجِبُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثُ لِأَنَّ إِسْلَامَ جَرِيرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ۔

۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، اسحٰق بن ابراہیم، اور ابوکریب سبھی نے ابومعاویہ سے حدیث بیان کی نیز ابوبکر بن ابی شیبہ نے بھی وہ فرماتے ہیں ہمیں ابومعاویہ اور وکیع نے حدیث بیان کی الفاظ یحییٰ کے ہی ہیں چنانچہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ابومعاویہ نے عن اعمش عن ابراہیم عن ہمام حدیث بیان کی کہ فرماتے ہیں جریر رضی اللہ عنہ نے بول کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا تو انہیں کہا گیا کیا ایسا کرتے ہو!؟ تو کہنے لگے ہاں! میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تھا کہ آپ نے بول کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ اعمش کہتے ہیں کہ ابراہیم کہتے تھے کہ ان کو یہ حدیث بہت پسند ہے اس لیے کہ جریر سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد اسلام لائے تھے۔

ہمیں قتیبہ بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں لیث بن سعد نے حدیث بیان کی نیز فرماتے ہیں کہ ہمیں محمد بن رمح بن مہاجر نے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں ہمیں لیث نے عن یحییٰ بن سعید عن سعد بن ابراہیم عن نافع بن جبیر عن عروہ بن مغیرہ عن مغیرہ بن شعبہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث بیان کی

بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ مَكَانَ حِينَ حَتَّى۔

٣- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ نَزَلَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ كَانَتْ مَعِي فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ۔

٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ فَأَخَذْتُهَا ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ آپؐ قضاءِ حاجت کے لیے نکلے اور مغیرہؓ پانی کا لوٹا لے کر آپؐ کے پیچھے ہولیا اور قضاءِ حاجت کے بعد مغیرہؓ پانی گراتا رہا اور آنحضرتؐ وضو کرتے رہے چنانچہ آپؐ نے موزوں پر مسح کیا تھا۔

ہمیں محمد بن مثنیٰ نے وہ فرماتے ہیں ہمیں عبدالوہاب نے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا حدیث اسی مذکورہ سند سے ہے اور فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے اپنا چہرہ مبارک اور دونوں ہاتھ دھوئے، سر مبارک کا مسح کیا پھر موزوں پر بھی مسح کیا۔

ہمیں یحییٰ بن یحییٰ التمیمی نے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوالاحوص نے عن اشعث عن الاسود عن المغیرہ بن شعبہ خبر دی وہ فرماتے ہیں کہ ایک شبِ مبارک کو میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھا آپؐ سواری سے اترے قضاءِ حاجت کی، پھر آپؐ واپس تشریف لائے میں اس لوٹا سے جو میرے ساتھ تھا پانی گراتا رہا آپؐ وضو کرتے رہے اور آپؐ نے اس وقت بھی موزوں پر مسح کیا تھا۔

ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے حدیث بیان کی اور ابوبکر کہتے ہیں کہ ہمیں ابومعاویہ نے عن الاعمش عن مسلم عن مسروق عن المغیرہ بن شعبہؓ خبر دی کہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آنحضرتؐ کے ساتھ سفر میں تھا آپؐ فرمانے لگے اے مغیرہ! لوٹا پکڑلو، میں نے پکڑ لیا پھر میں آپؐ کے ساتھ نکل پڑا آپؐ چلتے رہے حتیٰ کہ آپؐ مجھ سے چھپ گئے

حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ جَآءَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَهٗ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَاَخْرَجَ يَدَهٗ مِنْ اَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى۔

٦- وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيْعًا عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهٗ بِالْاِدَاوَةِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتِ الْجُبَّةُ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ رَاْسَهٗ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى بِنَا۔

٧- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ مَسِيْرٍ فَقَالَ لِيْ اَمَعَكَ مَآءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى تَوَارٰى فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَآءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ

قضائے حاجت کی پھر واپس تشریف لائے آپؐ تنگ آستینوں والی شامی قبا پہنے ہوئے تھے آپؐ اس کی آستینوں سے ہاتھ نکالنے لگے لیکن وہ تنگ تھی آپؐ نے نیچے سے ہاتھ نکالا میں نے پانی گرانا شروع کر دیا آپؐ نماز جیسا وضو کرنے لگے پھر آپؐ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز ادا کی۔

ہمیں اسحٰق بن ابراہیم اور علی بن خشرم دونوں نے ہی عیسٰے بن یونس سے حدیث بیان کی اسحاق فرماتے ہیں ہمیں عیسٰے بن یونس نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہمیں اعمش نے عن مسلم عن مسروق عن المغیرہ بن شعبہ حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ قضائے حاجت کے لیے گئے جب آپؐ واپس لوٹے تو پانی کا لوٹا لے کر میں آپؐ کو جا ملا میں پانی گرانے لگا آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے چہرہ مبارک دھویا آپؐ بازو مبارک دھونے لگے قبا تنگ تھی آپؐ نے قبا کے نیچے سے بازو مبارک نکالے ان دونوں کو دھویا سر کا مسح کیا پھر موزوں کا مسح کیا پھر نماز ادا کی۔

ہمیں محمد بن عبداللہ بن نمیر حدیث بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہمیں میرے باپ نے وہ فرماتے ہیں ہمیں زکریا نے عن عامر حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں کہ عروۃ بن مغیرہؓ نے مجھے اپنے باپ سے خبر دی کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک رات سفر میں میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھا آپؐ فرمانے لگے کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے جواب دیا ہاں! آپؐ سواری سے اتر پڑے اور چلنے لگے حتّٰی کہ رات کے

صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

٨ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ وَضَّأَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ۔

٩ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ أَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ قَالَ نَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ قَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ فَأَتَيْتُهُ بِمِطْهَرَةٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ

اندھیرے میں آپ چھپ گئے پھر واپس آئے میں لوٹے سے پانی ڈالنے لگا آپ نے اپنا چہرہ مبارک دھویا آپ پر صوف بافتہ قبا تھی آپ اس سے بازو نہ نکال سکے اور بازو قبا کے نیچے سے نکالے پھر بازو دھوئے اور سر کا مسح کیا پھر میں موزے اتارنے کے لیے جھکا آپ فرمانے لگے رہنے دیجئے میں نے باوضو ہو کر پہنے تھے اور آپ نے ان پر مسح کر لیا۔

مجھے محمد بن حاتم نے وہ کہتے ہیں ہمیں اسحاق بن منصور نے وہ کہتے ہیں ہمیں عمر بن ابی زائدہ نے شعبی سے عروۃ بن مغیرہ سے اس نے مغیرہ سے حدیث بیان کی کہ مغیرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرایا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا تھا اور آپ نے اسے فرمایا تھا چھوڑیئے باوضو ہو کر میں نے یہ پہنے تھے۔

مجھے محمد بن عبداللہ بن بزیع نے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یزید یعنی ابن زریع نے وہ فرماتے ہیں ہمیں حمید الطویل نے وہ فرماتے ہیں ہمیں بکر بن عبداللہ مزنی نے عن عروۃ بن المغیرۃ بن شعبہ عن ابیہ حدیث بیان کی کہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لشکر سے پیچھے رہ گئے تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ پیچھے رہ گیا تھا جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو فرمانے لگے کیا تیرے پاس پانی ہے؟ میں آپ کے پاس پانی کا لوٹا لایا آپ نے ہتھیلیاں اور اپنا چہرہ مبارک دھویا پھر اپنے

الْجُبَّةِ فَاَخْرَجَ يَدَهٗ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَاَلْقَى الْجُبَّةَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوْا فِي الصَّلٰوةِ يُصَلِّيْ بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا اَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْنَا۔

١٠- حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ وَعَلٰى عِمَامَتِهٖ۔

١١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بَكْرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

١٢- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ

بازو برہنہ کرنے لگے قبا کی آستین تنگ تھی چنانچہ آپؐ نے قبا کے اندر سے بازو نکالے اور قبا اپنے کندھوں پر ڈال لیا آپؐ نے بازو دھوئے پیشانی عمامہ اور موزوں پر مسح کیا میں اور آنحضرتؐ سوار ہوئے لوگوں کے پاس پہنچے تو جماعت کھڑی تھی اور عبدالرحمان بن عوفؓ انہیں نماز پڑھا رہے تھے اور ایک رکعت پڑھا چکے تھے جب انھوں نے آنحضرتؐ کی آمد کو محسوس کیا تو پیچھے لوٹنے لگے آپؐ نے انہیں آگے کھڑے رہنا کا اشارہ کیا چنانچہ عبدالرحمان بن عوفؓ نے انہیں نماز پڑھائی جب سلام پھیرا آنحضرتؐ کھڑے ہوئے (تو مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں) میں بھی کھڑا ہو گیا اور جو رکعت پہلے گزر چکی تھی وہ ہم نے پڑھی۔

ہمیں امیہ بن بسطام اور محمد بن عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں ہمیں معتمر نے اپنے باپ سے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں مجھے بکر بن عبداللہ نے عن ابن المغیرہ عن ابیہ حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موزوں، مقدم راٗس اور عمامہ پر مسح کیا۔

ہمیں محمد بن عبدالاعلیٰ نے وہ فرماتے ہیں ہمیں معتمر نے عن ابیہ عن بکر عن الحسن عن ابن المغیرۃ بن شعبہ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی حدیث کی مثل بیان کیا۔

ہمیں محمد بن بشار اور محمد بن حاتم دونوں نے یحییٰ القطان سے حدیث بیان کی ابن حاتم فرماتے

حاتِم نا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ التَّیْمِیِّ عَنْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِیْرَۃِ ابْنِ شُعْبَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ بَکْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مِنَ الْمُغِیْرَۃِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِیَتِہٖ وَعَلَی الْعِمَامَۃِ وَعَلَی الْخُفَّیْنِ

ہمیں ہمیں یحییٰ بن سعید نے عن التیمی عن بکر بن عبداللہ عن الحسن عن ابن المغیرہ بن شعبہ عن ابیہؓ حدیث بیان کی بکر فرماتے ہیں کہ میں نے ابن المغیرہ سے سنا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضوء کیا اور پیشانی، عمامہ مبارک اور موزوں پر مسح کیا۔

۱۳ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ قَالَا نَا اَبُوْ مُعٰوِیَۃَ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ کِلَاھُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالْخِمَارِ وَفِیْ حَدِیْثِ عِیْسٰی حَدَّثَنِی الْحَکَمُ قَالَ حَدَّثَنِیْ بِلَالٌ

ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ اور محمد بن علاء وہ دونوں فرماتے ہیں ہمیں ابومعاویہ نے حدیث بیان کی امام مسلمؒ پھر فرماتے ہیں کہ ہمیں اسحاق نے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں ہمیں عیسےٰ بن یونس نے خبر دی وہ دونوں (ابومعاویہ اور عیسےٰ بن یونس) عن الاعمش عن الحکم عن عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ عن کعب عجرہ عن بلالؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موزوں اور خمار (اوڑھنی، عمامہ) پر مسح کیا عیسیٰ کی حدیث میں ہے حدثنی الحکم قال حدثنی بلال (یعنی عیسےٰ عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ اور کعب بن عجرہؓ کا واسطہ ذکر نہیں کرتے) نیز لفظ "حَدَّثَنِیْ" سے بیان کرتے ہیں۔

۱۴ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی التَّمِیْمِیُّ قَالَ اَنَا اَبُوْ خَیْثَمَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْتَھٰی اِلٰی سُبَاطَۃِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَنَحَّیْتُ فَقَالَ اُدْنُہْ فَدَنَوْتُ حَتّٰی قُمْتُ عِنْدَ عَقِبَیْہِ فَتَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ

ہمیں یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے حدیث بیان کی کہ وہ فرماتے ہیں ہمیں ابوخیثم نے عن الاعمش عن شقیق عن حذیفہؓ نے خبر دی کہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھا کہ آپؐ کسی قوم کے کوڑا کرکٹ کے جمع کرنے کے مقام پر آئے اور کھڑے ہو کر بول کیا۔ میں آپؐ سے دور ہو گیا تھا آپؐ نے فرمایا نزدیک آجاؤ میں اتنا نزدیک ہوا حتیٰ کہ آپ کی ایڑھیوں کے پاس آکر کھڑا ہو گیا پھر آپؐ نے وضوء

کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۱۵ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شریحؒ بن ہانی سے روایت ہے کہا میں نے علی بن ابی طالب سے موزوں پر مسح کے متعلق دریافت کیا کہا علی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن تین راتیں مسافر کے لیے اور ایک دن ایک رات مقیم کے لیے مدت مقرر کی ہے روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۱۶۔ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهٗ اِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ اَخَذْتُ اُهَرِيْقُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَاَلْقَى الْجُبَّةَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ اَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا اَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ فَاَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهٗ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهٗ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں شمولیت کی۔ مغیرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے نکلے پاخانہ کے لیے میں نے اٹھائی چھاگل۔ جب آپ واپس آئے میں چھاگل سے پانی آپ کے ہاتھوں پر ڈالنے لگا۔ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اور منہ کو دھویا۔ آپؐ پر اونی جبہ تھا ہاتھوں کو کھولنا شروع کیا۔ جبہ کی آستینیں تنگ ہو گئیں۔ آپؐ نے جبہ کے نیچے سے ہاتھ نکال لیے اور جبہ اپنے کندھوں پر رکھ لیا اور دونوں بازو دھوئے پھر پیشانی کا مسح کیا اور پگڑی پر بھی مسح کیا پھر میں آپؐ کے موزے اتارنے کے لیے جھکا۔ آپؐ نے فرمایا ان کو چھوڑ دے میں نے ان کو پہنا تھا جب کہ یہ پاک تھے۔ آپؐ نے ان دونوں پر مسح کیا پھر آپ سوار ہوئے میں بھی سوار ہوا ہم لوگوں کے پاس پہنچے وہ نماز کی طرف کھڑے ہو چکے تھے اور ان کو عبدالرحمٰنؓ بن عوف نماز پڑھا رہا تھا اور ایک رکعت ان کو پڑھا چکا تھا جب اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا معلوم کیا پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا۔ آپؐ نے اُسے اشارہ کیا کہ یوں ہی کھڑا رہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پالی اس کے ساتھ جب اس نے سلام پھیرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ کھڑا ہوا ہم نے وہ رکعت پڑھ لی جو ہم سے رہ گئی تھی روایت کیا اس کو مسلم نے۔

۱۷۔ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَسِيْتَ فَقَالَ بَلْ اَنْتَ نَسِيْتَ بِهٰذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ)

مغیرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا میں نے کہا اللہ کے رسولؐ آپ بھول گئے ہیں آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ تو بھولا ہے۔ میرے رب عزوجل نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے۔ روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد نے۔

المسح علی الخفین کی وضاحت

فَإِنْ قُلْتَ رِوَايَةُ هُذَيْلٍ لَيْسَتْ بِمُنَافِيَةٍ لِرِوَايَتِهِمْ حَتّٰى تُتْرَكَ رِوَايَتُهُ وَتُؤْخَذَ رِوَايَتُهُمْ فَإِنَّ الْمُرَادَ بِالْجَوْرَبِ كَمَا فِي رِوَايَةِ الْخُفِّ الْكَبِيْرِ الَّذِيْ يَكُوْنُ مِنَ الْأَدِيْمِ فَإِنَّ لَفْظَ الْجَوْرَبِ يُطْلَقُ عَلَيْهِ أَيْضًا بَلْ بِهِ فَسَّرَ الْعَلَّامَةُ الشَّوْكَانِيُّ حَيْثُ قَالَ فِيْ بَابِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ الْخُفُّ نَعْلٌ مِنْ أَدَمٍ يُغَطِّي الْكَعْبَيْنِ وَالْجُرْمُوْقُ أَكْبَرُ يُلْبَسُ فَوْقَهُ وَالْجَوْرَبُ أَكْبَرُ مِنَ الْجُرْمُوْقِ۔

ثُمَّ قَالَ فِيْ بَابِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ قَدْ تَقَدَّمَ أَنَّ الْجَوْرَبَ الْخُفُّ الْكَبِيْرُ انْتَهٰى۔

وَكَذٰلِكَ فَسَّرَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ الْأَمِيْرُ فِيْ سُبُلِ السَّلَامِ وَقَالَ الطِّيْبِيُّ الْجَوْرَبُ لِفَافَةُ الْجِلْدِ وَهُوَ خُفٌّ مَعْرُوْفٌ مِنْ نَحْوِ السَّاقِ۔

فَلَمَّا جَاءَ إِطْلَاقُ لَفْظِ الْجَوْرَبِ

اگر کہا جائے کہ ہذیل کی روایت جمہور کی روایات کے منافی نہیں کہ اسے ترک کر دیا جائے اور جمہور کی روایات پر عمل کیا جائے چونکہ لفظ "جورب" سے مراد چمڑے کا بڑا موزہ ہے اور لفظ جورب کا اطلاق اس پر بھی آتا ہے بلکہ علامہ شوکانیؒ نے یہی تعریف کی ہے" باب المسح علی الخفین میں" ذکر فرماتے ہیں کہ "خف" چمڑے سے بنے ہوئے ٹخنوں کو ڈھانپنے والے جوتے کو کہتے ہیں اور جرموق "خف" کے اوپر پہنا جاتا ہے اور جرموق سے بڑا "جورب" ہوتا ہے۔

پھر باب المسح علی الجوربین" میں فرماتے ہیں کہ ذکر ہو چکا ہے کہ "جورب" بڑے موزے کو کہتے ہیں انتہی

سُبل السلام میں محمد بن اسماعیل الامیر نے یونہی اس کی تفسیر ذکر کی ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ طیبی کہتے ہیں کہ" الْجَوْرَبُ لِفَافَةُ الْجِلْدِ وَهُوَ خُفٌّ مَعْرُوْفٌ مِنْ نَحْوِ السَّاقِ"

یعنی جراب چمڑے کا لفافہ ہوتا ہے اور یہ پاؤں سے لیکر پنڈلی تک کا مشہور موزہ ہے۔

جب جورب کے لفظ کا اطلاق خفِ کبیر

عَلَى الْخُفِّ الْكَبِيْرِ اَيْضًا تَعَيَّنَ اَنْ يُّرَادَ هُوَ فِيْ رِوَايَتِهٖ وَ رِوَايَتِهِمْ۔

قُلْتُ اِنْ كَانَ قَوْلُكَ هٰذَا صَحِيْحًا فَهُوَ لَنَا لَا لَكَ لِاَنَّهٗ يَثْبُتُ مِنْ هٰذَا اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمْسَحْ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَهٰذَا هُوَ مَقْصُوْدُنَا وَاِنْ كَانَ قَوْلُكَ هٰذَا غَيْرَ صَحِيْحٍ فَهُوَ غَيْرُ صَحِيْحٍ

وَالْحَاصِلُ اَنَّ الْحَدِيْثَ الْمَرْفُوْعَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ لَيْسَ بِصَحِيْحٍ فَلَا يَصِحُّ اِحْتِجَاجُ الْمُجَوِّزِيْنَ بِهٖ۔

وَهٰهُنَا خَدْشَةٌ اُخْرٰى

وَهِيَ اَنَّ مَطْلُوْبَ الْمُسْتَدِلِّيْنَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ يَجُوْزُ الْاِقْتِصَارُ عَلٰى مَسْحِ الْجَوْرَبَيْنِ وَالظَّاهِرُ مِنَ الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتَصِرْ عَلَيْهِمَا بَلْ ضَمَّ اِلَيْهِمَا مَسْحَ النَّعْلَيْنِ۔

قَالَ الطِّيْبِيُّ مَعْنٰى قَوْلِهٖ وَالنَّعْلَيْنِ هُوَ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ لَبِسَ النَّعْلَيْنِ فَوْقَ الْجَوْرَبَيْنِ۔

وَقَالَ الشَّيْخُ مَعْنَى الْحَدِيْثِ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ لَبِسَ النَّعْلَيْنِ فَوْقَ الْجَوْرَبَيْنِ كَمَا قَالَهُ الْخَطَّابِيُّ وَقَالَ لَمْ يَقْتَصِرْ عَلٰى مَسْحِهِمَا بَلْ ضَمَّ اِلَيْهِمَا مَسْحَ النَّعْلَيْنِ فَعَلٰى مَنْ يَّدَّعِيْ جَوَازَ

پر بھی ہوتا ہے تو لازماً ہذیل اور جمہور کی روایات میں یہی مراد ہونا چاہیے۔

(تو میں کہتا ہوں) اگر آپ لفظ "جورب" سے مراد خف لیتے ہیں تو یہ ہماری دلیل ہے آپ کی نہیں کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جرابوں پر مسح نہیں کیا اور یہی ہمارا مقصد ہے اگر آپ کہیں کہ یہ درست نہیں تو آپ کا یہ کہہ دینا درست نہیں ہے۔

ماحصل یہ ہے کہ جرابوں پر مسح کرنے کی روایت صحیح نہیں ہے اور جائز قرار دینے والوں کے لیے اس روایت سے دلیل پکڑنا درست نہیں ہے۔

ایک اور خدشہ

اس حدیث سے دلیل حاصل کرنے والوں کا مقصد یہ ہو سکتا ہے کہ صرف جرابوں پر مسح جائز ہے اور حدیث سے ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صرف جرابوں پر مسح نہیں کیا بلکہ ساتھ ساتھ جوتوں پر بھی مسح کیا تھا۔

طیبی کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جوتے جرابوں کے اوپر پہنے ہوئے تھے شیخؒ فرماتے ہیں کہ حدیث کا معنی یہ ہو سکتا ہے جیسا کہ خطابی ذکر کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جوتے جرابوں کے اوپر پہنے ہوئے تھے اور فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے جرابوں کے مسح پر ہی کفایت نہیں کی بلکہ ساتھ جوتوں کا مسح بھی کیا اور جو لوگ یہ

الاقتصار على مسحهما الدليل كذا
في هامش الترمذي۔
ولو سلم انه صلى الله عليه وسلم
مسح على الجوربين منفردين عن النعلين
ومسح على النعلين منفردين عن الجوربين
يلزم ان يجوز الاقتصار على مسح النعلين
ايضا والقائلون بجواز الاقتصار على المسح على
الجوربين ليسوا بقائلين على جواز
الاقتصار على مسح النعلين۔

وههنا خدشة اخرى

ذكرها صاحب غاية
المقصود وهي ان الجورب يتخذ
من الاديم كذا من الصوف وكذا من القطن و
يقال لكل من هذا انه جورب۔
ومن المعلوم ان هذه الرخصة بهذا
العموم التي ذهبت اليها تلك الجماعة
لا تثبت الا بعد ان يثبت ان الجوربين
الذين مسح عليهما النبي صلى الله عليه
وسلم كانا من صوف او قطن سواء
كانا منعلين او ثخينين فقط ولم
يثبت هذا قط فمن اين علم جواز
المسح على الجوربين غير المجلدين
بل يقال ان المسح يتعين على الجوربين
المجلدين لا غيرهما لانهما بمعنى الخف
والخف لا يكون الا من الاديم۔

دعویٰ کیے ہوئے ہیں کہ صرف جرابوں پر ہی مسح
کافی ہے انہیں دلیل کا ذکر کرنا لازم ہے۔ حاشیہ ترمذی

اگر تسلیم کر لیا جائے کہ آنحضرت نے صرف جرابوں
پر ہی مسح کیا اور صرف جوتوں پر بھی تو اس سے
یہ لازم آتا ہے کہ صرف جوتوں پر بھی مسح جائز ہے
حالانکہ جرابوں پر مسح کے قائلین صرف جوتوں پر
مسح جائز قرار نہیں دیتے۔

ایک اور خدشہ

یہ صاحب غایۃ المقصود ذکر کرتے ہیں فرماتے
ہیں کہ جوراب چمڑے سے بنی ہوتی ہے اور یونہی
صوف اور روئی سے بھی ہوتی ہے اور ہر قسم پر
جوراب کے لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔
یہ بات معلوم ہے کہ اس عموم سے جو لوگ
رخصت طلب کرتے ہیں یہ درست نہیں ہاں اگر
یہ ثابت ہو جائے کہ جن جرابوں پر آپ نے مسح کیا
تھا وہ صوف کی بنی ہوئی تھیں یا روئی کی بنی ہوئی تھیں
پھر اس میں سب یکساں ہیں چاہے نعل لگا ہوا تھا
یا صرف موٹی تھیں لیکن یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ صوف
یا روئی کی تھیں تو نہ نعل لگی ہوئی جرابوں پر مسح کا جائز
ہونا کہاں سے ثابت ہوا بلکہ یوں کہا جا سکتا ہے کہ مسح
صرف نعل لگے ہوئے جرابوں پر ہی متعین ہے چونکہ
یہ خف (موزہ) کی مثل ہے اور موزہ چمڑے کا ہی
ہوتا۔

نَعَمْ لَوْ كَانَ الْحَدِيثُ قَوْلِيًّا بِأَنْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْسَحُوْا عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ لَكَانَ يُمْكِنُ الْاِسْتِدْلَالُ بِعُمُوْمِهِ عَلٰى كُلِّ نَوْعٍ مِنْ اَنْوَاعِ الْجَوْرَبِ وَاِذْ لَيْسَ فَلَيْسَ۔

فَاِنْ قُلْتَ لَمَّا كَانَ الْجَوْرَبُ مِنَ الصُّوْفِ اَيْضًا اِحْتَمَلَ اَنَّ الْجَوْرَبَيْنِ الَّذَيْنِ مَسَحَ عَلَيْهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ صُوْفٍ اَوْ قُطْنٍ اِذْ لَمْ يُبَيِّنِ الرَّاوِيْ ۔ قُلْتُ نَعَمْ الْاِحْتِمَالُ فِيْ كُلِّ جَانِبٍ سَوَآءٌ يَحْتَمِلُ كَوْنُهُمَا مِنْ صُوْفٍ وَكَذَا مِنْ اَدِيْمٍ وَكَذَا مِنْ قُطْنٍ لٰكِنْ تُرَجَّحُ الْجَانِبُ الْوَاحِدُ وَهُوَ كَوْنُهُ مِنْ اَدِيْمٍ لِاَنَّهُ يَكُوْنُ حِيْنَئِذٍ فِيْ مَعْنَى الْخُفِّ وَيَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِ قَطْعًا وَاَمَّا الْمَسْحُ عَلٰى غَيْرِ الْاَدِيْمِ فَثَبَتَ بِالْاِحْتِمَالَاتِ الَّتِيْ لَمْ تَطْمَئِنَّ النَّفْسُ بِهَا وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَغَيْرُهٗ۔

ہاں! اگر حدیث قولی ہو (یعنی آنحضرتؐ کا فرمان مبارک ہو) کہ آنحضرتؐ نے یہ فرمایا کہ جرابوں پر مسح کر لو تو پھر عموم سے استدلال درست تھا یعنی ہر قسم کی جراب پر مسح کیا جا سکتا ہے اگر آنحضرتؐ کا فرمان نہیں ہے تو عموم سے استدلال درست نہیں۔

اگر کہا جائے کہ اس زمانہ میں صوف کی جرابیں بھی تھیں تو ہو سکتا ہے کہ آپؐ کی یہ جرابیں صوف یا روئی سے بنی ہوئی ہوں چونکہ راوی نے اس بات کی صراحت نہیں کی یہ موزے ہی تھے جن پر آنحضرتؐ نے مسح کیا تھا تو میں کہتا ہوں ہاں! احتمال دونوں باتوں کا ہو سکتا ہے ممکن ہے کہ چمڑے کے ہوں یا صوف یا روئی کے ہوں لیکن چمڑے سے بنے ہوئے ہونا زیادہ راجح ہے کیونکہ یہ اس وقت (خف) موزہ ہوگا اور اس پر مسح یقیناً جائز ہے اور چمڑے کے علاوہ دوسروں پر مسح کرنے کا حکم صرف احتمالات ہیں نفس ان پر مطمئن نہیں ہے آنحضرتؐ کا فرمان مبارک ہے کہ

شک چھوڑ کر یقین مستحکم کو مضبوطی سے تھام لیجئے (احمد وغیرہ)

فتاوی نذیریہ جلد اول

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَ

حضرت ابی امامہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا، ایمان (کی علامت) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، جب تیری نیکی تجھ کو بھلی معلوم ہو اور

سَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ فَمَا الْإِثْمُ قَالَ إِذَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ۔ مشکوٰۃ صلا

(رواہ احمد)

تیری بدی تجھ کو بری محسوس ہو۔ تب تو مومن ہے پھر اس نے پوچھا یارسول اللہؐ! گناہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا، جب کوئی چیز تیرے دل میں تردد پیدا کرے اور شبہ معلوم ہو تو اُس کو چھوڑ دے۔ احمد

وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا وَابِصَةُ جِئْتَ تَسْئَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمَعَ اَصَابِعَهُ فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهُ وَقَالَ اِسْتَفْتِ نَفْسَكَ اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ ثَلٰثًا اَلْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَاَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت وابصہؓ بن معبد نے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے اے وابصہ تو یہ پوچھنے آیا ہے کہ نیکی کیا چیز ہے اور گناہ کیا ہے میں نے عرض کیا ہاں یہ سُن کر آپؐ نے انگلیوں کو اکٹھا کیا اور میرے سینہ پر مار کر فرمایا اپنے نفس سے پوچھ۔ اپنے دل سے پوچھ تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے اور پھر فرمایا نیکی وہ ہے جس سے نفس کو اطمینان حاصل ہو اور جس سے دل کو سکون نصیب ہو اور گناہ وہ ہے جو نفس میں خلش پیدا کرے اور دل میں تردد کا موجب ہو اگرچہ لوگ اس کے جواز کا فتویٰ دیں۔

(احمد، دارمی)

آج سے چودہ سو سال سے قبل جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔ اس وقت صحابہ کرامؓ کو اگر کسی مسئلہ میں اشکال ہوتا تو وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرما لیتے تھے تو مسئلہ حل ہو جاتا تھا۔ اب اس وقت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں ہیں کہ آپؐ سے مسئلہ پوچھا جائے۔ ہاں قرآن و حدیث ہمارے پاس موجود ہے ارشاد ربانی ہے۔

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ سورہ النحل پ۱۴

سوال کر دیا کرنے والوں (اہل علم) سے اگر تم نہیں جانتے۔

حدیث میں آتا ہے کہ

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ۔

"عالم پیغمبروں کے وارث و جانشین ہیں"

اور انبیاءؑ کا ورثہ دینار اور درہم نہیں ہیں بلکہ ان کا ورثہ علم ہے جس کا وارث عالم کو بنایا ہے (کتاب العلم

مشکوٰۃ شریف احمد۔ ترمذی۔ ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعٰلِمُوْنَ۔

اور نہیں سمجھتے اس کو مگر علم والے۔

(پ۲۰ سورہ عنکبوت آیت نمبر ۴۳)

وَاَمَّا اَفْعَالُ الصَّحَابَةِ رض

افعال صحابہ رض سے استدلال

فَاَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِیْ مُصَنَّفِهٖ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ يَمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ لَهٗ مِنْ شَعْرٍ وَنَعْلَيْهِ وَسَنَدُهٗ صَحِيْحٌ۔

مصنف عبدالرزاق میں ہے اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ۔ کہ خالد بن سعد فرماتے ہیں کہ ابو مسعود انصاری رض جوتوں اور بالوں سے بنی ہوئی جرابوں پر مسح کیا کرتے تھے اور فرماتے ہیں کہ سند صحیح ہے

وَاَخْرَجَ اَيْضًا فِيْهِ اَخْبَرَنِی الثَّوْرِیُّ عَنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا بَالَ فَمَسَحَ عَلٰى جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّیْ۔

نیز فرماتے ہیں کہ ثوری زبرقان سے وہ کعب بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ یعنی کعب بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو دیکھا کہ انہوں نے بول کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا اور پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔

وَاَخْرَجَ اَيْضًا فِيْهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ وَيَمْسَحُ عَلٰى جَوْرَبَيْهِ۔

نیز عبد الرزاق اپنے مصنف میں یہ بھی لائے ہیں کہ ہمیں معمر نے اعمش سے اس نے ابراہیم سے خبر دی ہے یعنی ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رض موزوں اور جرابوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

وَاَخْرَجَ اَيْضًا فِيْهِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَمْسَحُ عَلٰى جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ۔

نیز فرماتے ہیں کہ اس میں ثوری اعمش سے خبر دیتے ہیں وہ اسماعیل بن رجاء سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے براء بن عازب رض کو دیکھا کہ جرابوں اور جوتوں پر مسح کر رہے

تھے۔

وَاَخْرَجَ اَيْضًا فِيْهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ۔

نیز اس میں فرماتے ہیں کہ ہمیں معمر نے قتادہ سے انس بن مالک سے خبر دی کہ انس بن مالکؓ جرابوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ فِيْ سُنَنِهٖ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَاَبُوْ اُمَامَةَ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَعَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

امام ابوداؤد سنن میں فرماتے ہیں کہ علی بن ابی طالبؓ ابن مسعودؓ، براء بن عازبؓ، انس بن مالکؓ، ابوامامہؓ، سہل بن سعدؓ اور عمرو بن حریثؓ جرابوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

نیز عمر بن خطابؓ اور ابن عباسؓ سے بھی جرابوں پر مسح مروی ہے۔

وَقَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ فِيْ حَاشِيَتِهٖ عَلٰى سُنَنِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ابْنُ الْمُنْذِرِ يُرْوَى الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ عَنْ تِسْعَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ وَبِلَالٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَزَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ وَعُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَهٰؤُلَاءِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ صَحَابِيًّا وَالْعُمْدَةُ فِي الْجَوَازِ عَلٰى هٰؤُلَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لَا عَلٰى حَدِيْثِ اَبِيْ قَيْسٍ اِنْتَهٰى۔

سنن ابی داؤد کے حاشیہ پر ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ ابن منذر فرماتے ہیں کہ جرابوں پر مسح نو صحابہ کرام سے مروی ہے جن کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:
(۱) علیؓ (۲) عمارؓ (۳) ابومسعود انصاریؓ (۴) انسؓ (۵) ابن عمرؓ (۶) براءؓ (۷) بلالؓ (۸) عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ (۹) سہل بن سعدؓ اور امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ ابوامامہؓ، عمرو بن حریثؓ، عمر بن خطابؓ اور ابن عباسؓ کا نام بھی زیادہ ذکر کرتے ہیں یہ تیرہ ۱۳ صحابہ کرام ہیں اور جرابوں پر مسح کے جواز کا دارومدار ان صحابہ کرامؓ پر ہے صرف ابوقیس کی حدیث پر نہیں انتہیٰ

وَاَمَّا الْخَدْشَةُ فِي الْاِسْتِدْلَالِ بِهَا فَلِاَنَّهَا اَفْعَالُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَلِلْاِجْتِهَادِ فِيْهِ مَسْرَحٌ فَلَا تَنْتَهِضُ لِلْاِحْتِجَاجِ بِهَا وَهٰهُنَا خَدَشَاتٌ اُخَرُ تَظْهَرُ لَكَ مِمَّا سَيَاْتِيْ۔

ان سے استدلال میں خدشہ یہ ہے کہ یہ افعال صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمعین ہیں اور اس مسئلہ میں اجتہاد کے لیے وسعت ہے چنانچہ حجت قوی نہیں ہے یہاں کچھ اور خدشات بھی

وَاَمَّا الْقِيَاسُ فَهُوَ اَنَّهُ لَمَّا جَازَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ جَازَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ اَيْضًا قِيَاسًا عَلَيْهِمَا فَاِنَّهُ لَا يَظْهَرُ بَيْنَ الْجَوْرَبَيْنِ وَالْخُفَّيْنِ فَرْقٌ مُؤَثِّرٌ يَصِحُّ اَنْ يُحَالَ الْحُكْمُ عَلَيْهِ۔

ہیں جیسا کہ ذیل میں ان کی صراحت مذکور ہے

قیاس یہ ہے کہ اگر موزوں پر مسح جائز ہے تو جرابوں پر بھی جائز ہے کیونکہ ان میں کوئی واضح فرق نہیں کہ ان پر علیحدہ علیحدہ حکم لگانا صحیح قرار دیا جا سکے۔

وَاَمَّا الْخَدْشَةُ فِي الْاِسْتِدْلَالِ بِهٖ فَهِيَ اَنَّ الْعِلَّةَ هٰهُنَا لَيْسَتْ بِمَنْصُوْصَةٍ فَلَا يُعْلَمُ بِيَقِيْنٍ اَنَّ الْعِلَّةَ الْوَاقِعِيَّةَ فِيْ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ مَا هِيَ وَالْقِيَاسُ بِالْعِلَّةِ الْغَيْرِ الْمَنْصُوْصَةِ لَيْسَ اِلَّا ظَنِّيًّا مَحْضًا فَكَيْفَ يُتْرَكُ بِمِثْلِ هٰذَا الْقِيَاسِ مَا ثَبَتَ بِالْقُرْاٰنِ وَمَا ثَبَتَ بِالْحَدِيْثِ الْمُتَوَاتِرِ مِنْ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ وَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَاَمَّا الْقَوْلُ بِاَنَّهُ لَا يَظْهَرُ الْفَرْقُ بَيْنَ الْجَوْرَبَيْنِ وَالْخُفَّيْنِ فَرْقٌ مُؤَثِّرٌ الخ فَمَمْنُوْعٌ كَمَا لَا يَخْفٰى عَلَى الْمُتَاَمِّلِ۔

استدلال میں خدشہ یہاں قیاس کی علت پر نص نہیں ہے کہ یقیناً کہا جا سکے موزوں پر مسح کی علت یہی ہے چنانچہ غیر منصوصہ علت پر قیاس محض ظن ہے اور ایسی دلیل سے کتاب اللہ اور سنت متواتر یعنی قدموں کا دھونا یا موزوں پر مسح کرنے کو چھوڑا نہیں جا سکتا اور یہ کہہ دینا کہ موزوں اور جرابوں میں کچھ فرق ظاہر نہیں یہ بات درست نہیں اور سوچ و وچار کرنے والوں کے لیے یہ مخفی نہیں ہے

وَالْحَاصِلُ اَنَّهُ لَمْ يَقُمْ عَلٰى جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَةِ الْمَسْئُوْلَةِ عَنْهَا دَلِيْلٌ لَا مِنَ الْكِتَابِ وَلَا مِنَ السُّنَّةِ وَلَا مِنَ الْاِجْمَاعِ وَلَا مِنَ الْقِيَاسِ الصَّحِيْحِ كَمَا عَرَفْتَ وَالثَّابِتُ مِنَ الْكِتَابِ غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ وَرَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَلَمْ يَثْبُتْ مِنْهُ الرُّخْصَةُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ فَكَيْفَ يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا۔

خلاصہ یہ ہے کہ مسئولہ جرابوں پر مسح کرنے کے جواز میں کتاب اللہ، سنت رسول، اجماع اور صحیح قیاس سے کوئی دلیل نہیں ہے جیسے کہ معلوم ہو چکا ہے۔ کتاب اللہ سے ثابت قدموں کا دھونا ہے جبکہ موزوں پر مسح کی رخصت آنحضرت ﷺ نے دی ہے اور جرابوں پر مسح کی رخصت آنحضرت ﷺ سے ثابت نہیں تو ان پر مسح کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

فَاِنْ قَالَ الْمُجَوِّزُوْنَ لَمَّا ثَبَتَ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحُوْا عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ ثَبَتَ اَنَّ عَلٰى جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَيْهِمَا دَلِيْلًا فَاِنَّ

اگر جرابوں پر مسح کرنا جائز قرار دینے والے یہ کہتے ہیں کہ جب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جرابوں پر مسح کیا کرتے تھے تو یہ بھی ثابت ہوتا

شأن الصحابة رضي الله عنهم أجمعين أعلى من أن يعملوا عملاً ليس عليه دليل فيما جوّز أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم المسح عليهما جوّزنا نحن أيضاً وإن لم نعلم أنه ما هو۔

قلنا علام تمسّكهم إمّا على ما تمسّك به الصحابة أو على مجرد أفعالهم فإن كان الأول فما هو فما لم نعلم أنه ما هو وكيف هو كيف نترك ما علمنا من القرآن والأحاديث الصحيحة الثابتة بما لم نعلم وإن كان الثاني فقد علمت ما فيه من الخدشة ثم لا يدرى أن الصحابة على أي نوع من أنواع الجورب مسحوا لأن الرواة إنما حكوا أنهم مسحوا على الجوربين ولم يبيّن أكثرهم صفة الجوربين الذين مسحوا عليهما ومن المعلوم أن الفعل المثبت لا عموم له

ہے کہ جواز مسح پر دلیل ہے چونکہ صحابہ کرام اس سے بالاتر تھے کہ بغیر دلیل کے کوئی عمل کریں چنانچہ جس دلیل سے صحابہ کرام نے جرابوں پر مسح جائز قرار دیا اسی دلیل سے ہم جائز قرار دیتے ہیں اگرچہ ہمیں علم نہیں کہ وہ کونسی دلیل ہے۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ جرابوں پر مسح کو جائز قرار دینے والوں کے لیے کونسی دلیل ہے کیا وہی دلیل ہے جو صحابہ کرام کی ہے یا صرف صحابہ کرام کا فعل اگر صحابہ کرام کی ہی دلیل ہے تو ہم نہیں جانتے کہ وہ کونسی ہے اور کیسی ہے اور ایسی دلیل سے کتاب اللہ اور سنت متواتر کو کیسے چھوڑا جا سکتا ہے اگر ان کے لیے صرف افعال صحابہ کرام ہی دلیل ہیں تو آپ کو خدشات سے واقفیت حاصل ہو چکی ہے پھر نا معلوم کونسی قسم کی جرابوں پر صحابہ کرام مسح کیا کرتے تھے چونکہ راوی صرف مسح جوربین نقل کرتے ہیں اور اکثر ان میں سے جوربین کی وضاحت نہیں کرتے اور یہ بات معلوم ہے کہ فعل مثبت کا عموم نہیں ہوتا۔

ولا يدرى أيضاً أن الصحابة الماسحين على الجوربين كانوا قائلين بجواز المسح على كل نوع من أنواع الجورب أو على بعض دون بعض

ولا يدرى أيضاً أنهم كانوا قائلين بجواز المسح على الجوربين مع النعلين أو كانوا قائلين بجواز الاقتصار على مسح الجوربين والظاهر من فعل

نیز یہ بھی معلوم نہیں کہ جرابوں پر مسح کرنے والے صحابہ کرام ہر قسم کی جرابوں پر مسح کے قائل تھے یا بعض کے قائل تھے۔

نیز یہ بھی معلوم نہیں کہ کیا جوتوں کے ساتھ جرابوں پر مسح کے قائل تھے یا صرف جرابوں پر ہی کفائت کئے ہوئے تھے۔ ابو مسعود انصاریؓ، علیؓ اور براءؓ بن

اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ وَعَلِیٍّ وَالْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَنَّھُمْ کَانُوْا یَمْسَحُوْنَ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ مَعَ النَّعْلَیْنِ. فَمَا لَمْ یَتَحَقَّقْ ھٰذِہِ الْاُمُوْرُ وَلَمْ یَتَبَیَّنْ کَیْفَ یَصِحُّ الْاِسْتِدْلَالُ بِاَفْعَالِھِمْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ عَلٰی جَوَازِ الْمَسْحِ عَلٰی کُلِّ نَوْعٍ مِّنْ اَنْوَاعِ الْجَوْرَبِ اَوْعَلٰی نَوْعٍ مُعَیَّنٍ مِنْھَا۔

عازب ان کے افعال سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات نعلوں کے ساتھ جرابوں پر مسح کیا کرتے تھے۔ جب تک یہ بات واضح نہ ہوجائے کہ کیا ہر قسم کی جرابوں پر مسح جائز قرار دیتے تھے یا نوع مخصوص تھی تو استدلال صحیح نہیں واللہ اعلم وعلم اللہ اتم

(فتاویٰ نذیریہ جلد اوّل)

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ کتبہ محمد عبدالرحمٰن المبارکفوری عفا اللہ عنہ

سید محمد نذیر حسین مرحوم

علم کسی کا ورثہ نہیں

علم جو ہوتا ہے وہ کسی کا ورثہ نہیں ہوتا۔ ہاں جسکے پاس علم ہو تو بیان کرنے کا اس کو حق پہنچتا ہے۔ اگر حق بیان کرے گا تو باطل کا سر توڑ دے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتے ہیں:

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَی الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُہٗ فَاِذَا ھُوَ زَاھِقٌ۔ (پ ۱۷. الانبیاء ۱۸)

ہم حق کو پھینکتے ہیں اوپر باطل کے پس سر توڑتا ہے۔ اس کا تو وہ فنا ہوجاتا ہے۔

حق و باطل کی پہچان وہ کرتا ہے جس کے پاس علم ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:

وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ ہ (پ ۱۳. یوسف ۷۶)

ہر ایک عالم کے اوپر ایک علم والا (جاننے والا) ہوتا ہے۔

یعنی وہ اپنے علم کو ظاہر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم مان کر۔

مَا قَوْلُكُمْ اَدَامَ اللّٰهُ تَعَالٰى فُيُوْضَكُمْ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَةِ الشَّائِعَةِ فِي الْاَمْصَارِ الْمَنْسُوْجَةِ مِنَ الْغَزْلِ اَوِ الصُّوْفِ غَيْرَ مُنَعَّلَةٍ وَلَا مُجَلَّدَةٍ وَمَعْلُوْمٌ اَنَّ الْحَدِيْثَ الْمَرْوِيَّ فِي الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفٌ وَتَحْسِيْنُ التِّرْمِذِيِّ وَتَصْحِيْحُهُ اِيَّاهُ لَمْ يَقْبَلْهُ الْحُفَّاظُ كَمَا هُوَ مَبْسُوْطٌ فِي تَخْرِيْجِ الْهِدَايَةِ لِلزَّيْلَعِيِّ وَاِنْ قِيْسَ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا عَلَى مَسْحِ الْخُفَّيْنِ لِعِلَّةِ السَّتْرِ وَدَفْعِ الْحَرَجِ فَهَلْ يَكْفِيْ مَعَ كَوْنِهِ ظَنِّيًّا فِي اِسْقَاطِ الْغَسْلِ الْمَفْرُوْضِ بِالْقُرْاٰنِ الْمُتَوَاتِرِ وَهَلْ يُزَادُ عَلَى الْعِلَّتَيْنِ لِكَوْنِ الْجَوْرَبَيْنِ فِي حُكْمِ الْخُفَّيْنِ صِفَةُ الثَّخَانَةِ وَعَدَمِ نُفُوْذِ الْمَاءِ كَمَا قَيَّدَهَا الْاَئِمَّةُ وَالْاَصْلُ فِي بَابِ الرِّجْلَيْنِ الْغَسْلُ الثَّابِتُ بِالتَّنْزِيْلِ وَالْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ رُخْصَةٌ فَهَلِ الرُّخَصُ الشَّرْعِيَّةُ مَوْقُوْفَةٌ عَلَى بَيَانِ الشَّارِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ لَا وَلْيَكُنِ الْجَوَابُ مُفَصَّلًا مَعَ مَا لَهُ وَمَا عَلَيْهِ. فَقَطْ.

سوال: ان جرابوں پر مسح کرنے کے بارہ میں جو سوتی یا اونی عموماً شہروں میں بکتی ہیں نہ انہیں جوتا لگا ہوتا ہے اور نہ ہی موٹی ہوتی ہیں۔ آپ کا کیا فرمان ہے؟ نیز آپ کو معلوم ہے کہ اس مسئلہ میں آنحضرت ﷺ سے جو روایات مروی ہیں وہ سب ضعیف ہیں۔ امام ترمذیؒ کا ان کو حسن یا صحیح کہہ دینا حفاظِ حدیث کے نزدیک قابلِ قبول نہیں ہے۔ جیسا کہ تخریج ہدایہ للزیلعی میں وضاحت سے مذکور ہے۔ اگر پردہ پوشی اور دفع حرج کی علتِ جامع کو مدِنظر رکھتے ہوئے مسح خفین پر قیاس کیا جائے تو عضو کا فرضی طور پر دھونا جو قرآن متواتر سے ثابت ہے کیا ظنی دلیل سے ساقط ہو سکتا ہے؟ نیز کیا ثخانت اور پانی کا نہ سرائت کر جانا مزید براں دو علتوں کی وجہ سے (جیسا کہ ائمہ کرام سے مذکور ہے) موزوں کا حکم جرابوں پر لگایا جا سکتا ہے جبکہ قدموں کے لیے اصل حکم دھونا ہے جو قرآن مجید سے ثابت ہے اور موزوں پر مسح رخصت ہے۔ کیا شرعی رخصتیں شارع کے بیان پر موقوف ہیں یا نہیں؟ اصل مسئلہ کو من وعن تفصیلاً ذکر فرمایئے۔

فقط والسلام

اَلْجَوَابُ: اَلْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَةِ الْمَذْكُوْرَةِ لَيْسَ بِجَائِزٍ لِاَنَّهُ لَمْ يَقُمْ عَلَى جَوَازِهِ دَلِيْلٌ وَكُلُّ مَا تَمَسَّكَ بِهِ الْمُجَوِّزُوْنَ فَفِيْهِ خَدْشَةٌ ظَاهِرَةٌ وَمُتَمَسَّكَاتُهُمْ ثَلٰثٌ اَلْحَدِيْثُ الْمَرْفُوْعُ وَاَفْعَالُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَالْقِيَاسُ.

جواب: مذکورہ بالا جرابوں پر مسح جائز نہیں۔ اس کے جواز پر کوئی دلیل قوی نہیں ہے سب وہ دلائل جن پر مجوزین نے تکیہ کر رکھا ہے ان میں واضح خدشہ ہے۔ ان کے دلائل تین مرفوع حدیثیں، افعالِ صحابہؓ کرام اور قیاس

أَمَّا الْحَدِيثُ الْمَرْفُوعُ فَهُوَ مَا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ
وَالنَّعْلَيْنِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَأَمَّا الْخَدْشَةُ فِي الْاِسْتِدْلَالِ بِهِ فَهِيَ أَنَّ
هٰذَا الْحَدِيثَ ضَعِيفٌ لَا يَصِحُّ الْاِسْتِدْلَالُ بِهِ
قَالَ أَبُو دَاوُدَ بَعْدَ رِوَايَتِهِ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
ابْنُ الْمَهْدِيِّ لَا يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّ الْمَعْرُوفَ
عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَرُوِيَ هٰذَا أَيْضًا عَنْ أَبِي مُوسَى
الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى
الْجَوْرَبَيْنِ وَلَيْسَ بِالْمُتَّصِلِ وَلَا بِالْقَوِيِّ انْتَهٰى.
قَالَ الْبَيْهَقِيُّ فِي سُنَنِهِ إِنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ يَحْيَى
ابْنَ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ الْحَجَّاجِ ضَعَّفَ
هٰذَا الْخَبَرَ عَنِ الْمُغِيرَةِ فَقَالُوا مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ
وَقَالَ لَا يُتْرَكُ ظَاهِرُ الْقُرْآنِ بِمِثْلِ أَبِي قَيْسٍ
وَهُذَيْلٍ قَالَ فَذَكَرْتُ هٰذِهِ الْحِكَايَةَ عَنْ مُسْلِمٍ
لِأَبِي الْعَبَّاسِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُولِيِّ
فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ شَيْبَانَ
يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قُدَامَةَ السَّرْخَسِيَّ يَقُولُ قَالَ

مرفوع حدیث مغیرہ بن شعبہؓ سے امام ترمذی وغیرہ
روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے وضو کیا جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔ امام ترمذیؒ
فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس میں خرابی یہ
ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس سے استدلال
صحیح نہیں ہے۔ امام ابوداؤد یہ روایت کرنے کے
بعد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبدالرحمان بن مہدی بیان
نہیں کیا کرتے تھے چونکہ مغیرہؓ بن شعبہؓ سے عام
معروف یہ ہے کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے موزوں پر مسح کیا۔ اور یہ حدیث کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جرابوں پر مسح کیا" یہ ابوموسیٰ اشعری
سے بھی مروی ہے لیکن یہ متصل اور قوی نہیں۔ انتہیٰ
بیہقی سنن میں فرماتے ہیں کہ ابومحمد یحییٰ بن منصور
فرماتے ہیں کہ میں نے مسلم بن حجاج قشیری سے مشافہۃً
سنا کہ وہ مغیرہ بن شعبہؓ کی اس روایت کو ضعیف قرار
دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ عام رواۃ سے یہ منقول
ہے کہ "آپؐ نے موزوں پر مسح کیا" اور فرماتے تھے
کہ ابوقیس اور ہذیل جیسے راویوں کی روایت سے
ظاہر قرآن کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔ ابومحمد یحییٰ بن منصورؒ
فرماتے ہیں کہ امام مسلم کی یہ بات میں نے ابوالعباس

لـه عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ
عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔
(الترمذی)

"مغیرہ بن شعبہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے
وقت اپنی جرابوں پر مسح کیا اور جوتیوں پر
(بھی)۔"

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ لَوْ حَدَّثْتَنِيْ بِحَدِيْثِ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُذَيْلٍ مَاقَبِلْتُهٗ مِنْكَ فَقَالَ سُفْيَانُ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ۔

محمد بن عبد الرحمان دغولی کے لیے ذکر کی وہ فرمانے لگے کہ میں نے علی بن محمد بن شیبان سے سنا تھا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے ابو قدامہ سرخسی سے سنا تھا کہ وہ فرمانے تھے کہ عبد الرحمان بن مہدی کہنے لگے کہ سفیان ثوری کو میں نے کہا کہ اگر آپ مجھے ابو قیس عن ہذیل کی احادیث بیان کریں گے تو میں قبول نہیں کروں گا تو سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

ثُمَّ اَسْنَدَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ لَيْسَ يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ رِوَايَةِ اَبِيْ قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ وَاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ اِنْ يُحَدِّثْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ هُوَ مُنْكَرٌ۔

امام بیہقیؒ احمد بن حنبل سے مسند بیان فرماتے ہیں کہ روایت صرف ابو قیس اور ابو عبد الرحمان بن مہدی سے ہی مروی ہے۔ اور امام احمد بن حنبل اگر یہ حدیث بیان بھی فرماتے تو کہتے کہ "یہ منکر ہے"۔

وَاَسْنَدَ الْبَيْهَقِيُّ اَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فِي الْمَسْحِ رَوَاهُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ وَاَهْلُ الْبَصْرَةِ وَرَوَاهُ هُذَيْلٌ مِنْ شُرَحْبِيْلَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ فَخَالَفَ النَّاسَ۔

امام بیہقیؒ علی بن مدینی سے بھی مسند ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہؓ کی حدیث مسح موزوں کے متعلق اہل مدینہ، اہل کوفہ اور اہل بصرہ سب مغیرہ بن شعبہؓ سے بیان فرماتے ہیں مگر ہذیل عن شرحبیل عن المغیرہ مسح علی الجوربین بیان فرماتے ہیں اور یہ باقی سب لوگوں کے مخالف ذکر کرتے ہیں۔

وَاَسْنَدَ اَيْضًا عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ قَالَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَرْوُوْنَهٗ عَلَى الْخُفَّيْنِ غَيْرَ اَبِيْ قَيْسٍ۔ اِنْتَهٰى

امام بیہقیؒ یحییٰ بن معینؒ سے بھی مسند ذکر کرتے ہیں کہ "ابو قیس کے علاوہ باقی سب نے (علی الخفین) یعنی موزوں پر مسح کا ذکر کیا ہے۔ انتہیٰ

وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَاَمَّا الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ فَقَدْ

امام بیہقی اپنی کتاب "المعرفۃ" میں ذکر کرتے ہیں کہ جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا ابو قیس اودی عن ہذیل

رَوَى أَبُو قَيْسٍ الأَوْدِيُّ عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ وَذَالِكَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ ضَعَّفَهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَمُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَالْمَعْرُوفُ عَنِ الْمُغِيرَةِ حَدِيثُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَرُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ أَنَّهُمْ فَعَلُوهُ انْتَهَى۔

فَإِنْ قُلْتَ قَدْ أَجَابَ عَنْ هٰذِهِ الْخَدْشَةِ الشَّيْخُ الإِمَامُ تَقِيُّ الدِّينِ ابْنُ دَقِيقِ الْعِيدِ بِقَوْلِهِ وَمَنْ يُصَحِّحُهُ يَعْتَمِدُ بَعْدَ تَعْدِيلِ أَبِي قَيْسٍ عَلَى كَوْنِهِ لَيْسَ مُخَالِفًا لِرِوَايَةِ الْجُمْهُورِ مُخَالَفَةَ مُعَارَضَةٍ بَلْ هُوَ أَمْرٌ زَائِدٌ عَلَى مَا رَوَوْهُ وَلَا يُعَارِضُهُ وَلَا سِيَّمَا وَهُوَ طَرِيقٌ مُسْتَقِلٌّ بِرِوَايَةِ هُذَيْلٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ لَمْ يُشَارِكِ الْمَشْهُورَاتِ فِي سَنَدِهَا۔

قُلْتُ قَدْ ظَهَرَ لَكَ مِمَّا تَقَدَّمَ أَنَّ كُلَّ مَنْ رَوَى حَدِيثَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فِي الْمَسْحِ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَأَهْلِ الْبَصْرَةِ رَوَاهُ بِلَفْظِ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِلَّا هُذَيْلَ بْنَ شُرَحْبِيلَ فَإِنَّهُ رَوَى بِلَفْظِ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

بن شرحبیل عن المغیرہ بن شعبہ جو بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا ہے۔ یہ حدیث منکر ہے۔ سفیان ثوری، عبدالرحمان بن مہدی، احمد بن حنبل، یحیٰی بن معین، علی بن المدینی اور مسلم بن حجاج قشیری رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ مغیرہ بن شعبہ سے روایت معروف موزوں پر مسح کی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ وہ موزوں پر مسح کرتے رہے۔ انتہیٰ

اگر کوئی شخص یہ کہہ دے کہ تقی الدین ابن دقیق العید رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ جو لوگ مسح جوربین کو صحیح قرار دیتے ہیں وہ ابی قیس کی تعدیل بیان کرنے کے بعد ذکر کرتے ہیں کہ ابوقیس کی روایت متعارضاً مخالف نہیں یہ دوسری روایت ہے اور ایک زائد حکم ہے پہلے کے متعارض نہیں جبکہ یہ ہذیل عن شعبہ ایک مستقل سند ہے۔ مسح علی الخفین کی مشہور روایات کی سند میں یہ شریک نہیں ہیں۔

تو اس کے جواب میں یہ کہہ دوں گا کہ پہلے مضمون سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ مسح خفین کی روایت میں مغیرہ بن شعبہؓ سے اہل مدینہ، اہل کوفہ اور اہل بصرہ سب مسح علی الخفین یعنی موزوں پر مسح کیا ذکر فرماتے ہیں مگر ہذیل بن شرحبیل مسح علی الجوربین والنعلین یعنی جرابوں اور جوتوں پر مسح ذکر کرتے ہیں۔

وہ سب راویوں کے مخالف ذکر کرتے ہیں

فَخَالَفَ النَّاسَ كُلَّهُمْ وَلَا شَكَّ اَنَّ رِوَايَةَ هٰذِهٖ مُعَارِضَةٌ وَّ مُنَافِيَةٌ لِمَا رَوَوْهُ لِاَنَّهٗ يَثْبُتُ مِنْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ دُوْنَ الْخُفَّيْنِ وَيَثْبُتُ مِنْ رِوَايَتِهِمْ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ دُوْنَ الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ فَكَيْفَ يَصِحُّ قَوْلُ ابْنِ دَقِيْقِ الْعِيْدِ اِنَّ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ لَيْسَتْ مُخَالِفَةً لِرِوَايَةِ الْجُمْهُوْرِ مُخَالَفَةً مُعَارِضَةً وَاَمَّا قَوْلُهٗ بَلْ هُوَ اَمْرٌ زَائِدٌ عَلٰى مَا رَوَوْهُ وَلَا يُعَارِضُهٗ فَهٰذَا اَيْضًا لَيْسَ بِمُسْتَقِيْمٍ لِاَنَّهُمْ رَوَوْهُ بِلَفْظِ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَلَمْ يَزِدْ هُذَيْلُ بْنُ شُرَحْبِيْلَ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ لَفْظَ وَالْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّهٗ رَوٰى اَمْرًا زَائِدًا عَلٰى مَا رَوَوْهُ بَلْ رَوٰى مَكَانَ لَفْظِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لَفْظَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ فَتَفَكَّرْ عَلٰى اَنَّهٗ قَدِ اتَّفَقَ عَلٰى تَضْعِيْفِ رِوَايَةِ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ مِثْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ مَهْدِيٍّ وَابْنِ مَعِيْنٍ وَاَحْمَدَ وَابْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَمُسْلِمٍ وَاَبِيْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيِّ فَبَعْدَ اتِّفَاقِ هٰؤُلَآءِ الْاَجِلَّةِ لَا يُجْدِيْ مَا قَالَهُ ابْنُ دَقِيْقِ الْعِيْدِ نَفْعًا۔

وَاَمَّا تَحْسِيْنُ التِّرْمِذِيِّ وَتَصْحِيْحُهٗ فَقَالَ النَّوَوِيُّ عَلٰى مَا فِيْ فَتْحِ الْقَدِيْرِ (كُلٌّ

اور بلاشک یہ دوسری روایات کے متعارض اور منافی ہے کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا موزوں پر نہیں اور دوسری روایات سے ثابت ہوتا ہے آنحضرت نے موزوں پر مسح کیا جرابوں اور جوتوں پر نہیں تو ابن دقیق العید کی یہ بات کیسے درست ہوسکتی ہے کہ جرابوں اور جوتوں کی روایت موزوں پر مسح کرنے کی جمہور راویوں کی روایات سے مخالف اور متعارض نہیں۔ ابن دقیق العید کا یہ کہہ دینا کہ جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنے کی روایات موزوں پر مسح کرنے سے ایک دوسرا اور زائد حکم ہے یہ بھی درست نہیں کیونکہ جمہور کے الفاظ ہیں کہ مسح علی الخفین، یعنی موزوں پر مسح کیا اور ہذیل نے ان الفاظ پر زیادتی نہیں کی کہ مسح علی الخفین کے بعد الجوربین اور النعلین کے الفاظ بڑھا دیئے کہ کہا جاسکے کہ یہ ایک دوسرا اور زائد حکم ہے بلکہ "علی الخفین" کی جگہ پر ہی انہوں نے علی الجوربین والنعلین کو ذکر کیا۔ (ذرا اس میں تدبر کیجیے) چہ جائے جبکہ ہذیل بن شرحبیل کی روایت کو سفیان ثوری، ابن مہدی، ابن معین، احمد بن حنبل، ابن المدینی، امام مسلم، ابوداؤد اور امام نسائی جیسے جلیل القدر محدثین نے بالاتفاق ضعیف قرار دیا ہو اور اس کے بعد ابن دقیق العید کا مذکورہ قول کا ذکر کر دینا باعث منفعت نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا حسن صحیح قرار دے دینا امام نووی اس کے متعلق فرماتے ہیں جیسا کہ

مِنْهُمْ بِرَأيٍ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَجِلَّةِ لَوِانْفَرَدَ قُدِّمَ عَلَى التِّرْمِذِيِّ مَعَ اَنَّ الْجَرْحَ مُقَدَّمٌ عَلَى التَّعْدِيْلِ۔ اِنْتَهٰى۔

فتح القدیر میں مذکور ہے۔ دیکھئے اگر ان جلیل القدر محدثین میں سے مسح علی الجوربین والنعلین کی روایت کو کمزور قرار دینے میں تنہا ایک بھی ہو تو پھر بھی امام ترمذیؒ کی بات پر اسے ترجیح ہوگی نیز جرح تعدیل پر مقدم بھی ہوتی ہے انتہٰی

(فتاوٰی نذیریہ جلد اول)

نوٹ: امام نوویؒ فرماتے ہیں:

اتفق الحفاظ علی تضعیفہ ولا یقبل قول الترمذی انہ حسن صحیح

(تحفۃ الاحوذی ص ۱۰۱ ج ۱)

تمام حفاظ اس حدیث کے ضعیف ہونے پر متفق ہیں۔ امام ترمذی کا اسے حسن صحیح کہنا قابل قبول نہیں۔

اگر قرآن اور حدیث سے کوئی مسئلہ معلوم نہ ہو سکے

تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے حکم فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (ترجمہ) اگر کوئی بات تمہیں معلوم نہ ہو تو وہ اہل علم سے پوچھ لو کے مطابق کسی محدث، مجتہد، فقیہ، قاضی، مفتی یا مولوی سے پوچھ کر عمل کرے، اور ان کی بات مانے مگر ساتھ ہی مسئلے کی تحقیق کی فکر میں رہے اگر بعد میں وہ فتوٰی قرآن وحدیث کے خلاف ثابت ہو تو اسے اسی وقت ترک کر دے اور قرآن وحدیث کے مطابق عمل کرنے لگ جائے۔ کیونکہ تقلید کرنا حرام اور شرک ہے اس لیے کہ تقلید کے معنی یہ ہیں کہ بغیر دلیل کے کسی کے حکم کو مان لینا اور یہ دریافت نہ کرنا کہ آیا یہ حکم خدا اور اس کے پیغمبرؐ کی طرف سے بھی ہے یا نہیں ہے، سو جو لوگ بغیر دلیل کے اپنے علماء اور مشائخ اور ائمہ کے اقوال کو حجت مانتے ہیں اور اس کی تحقیق نہیں کرتے گویا وہ ان علماء اور مشائخ اور اماموں کو صاحب شریعت مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کے حکم کے صریح خلاف عمل کرتے ہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ۔ یعنی حکم کسی کا نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

مقدمات کے فیصلہ کرنے کا طریق کار

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مدعی اور مدعا علیہ دونوں کا حاکم کے سامنے موجود ہونا ضروری ہے۔

بروایت ابوداؤد، حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا تَقَاضٰى اِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْاٰخَرِ فَسَوْفَ تَدْرِيْ كَيْفَ تَقْضِيْ" قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا بَعْدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهٗ وَقَوَّاهُ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَصَحَّحَهٗ ابْنُ حِبَّانَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص تم کو اپنے درمیان میں قاضی بنالیں تو اس وقت تک کوئی فیصلہ نہ کرو جب تک دونوں کی گفتگو نہ سن لو۔ کیوں کہ اس سے تم کو اپنے فیصلے کے لیے راستہ مل جائے گا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اس دن سے میں اسی طرح فیصلہ کرتا ہوں، بروایت امام احمد و ابوداؤد و ترمذی بسند حسن۔ ابن مدینی نے حدیث کو قوی بتلایا ہے اور ابن حبان نے حدیث کو صحیح کہا ہے۔

دنیا میں فیصلہ کروالینا بہتر ہے۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَرْضٍ غَرَسَ اَحَدُهُمَا فِيْهَا نَخْلًا وَالْاَرْضُ لِلْاٰخَرِ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَرْضِ لِصَاحِبِهَا وَاَمَرَ صَاحِبَ النَّخْلِ اَنْ يُّخْرِجَ نَخْلَهٗ وَقَالَ "لَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ" رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ کا بیان ہے حضور انورؐ کی خدمت میں دو شخص اپنا مقدمہ لے کر آئے ان میں سے ایک شخص نے دوسرے کی زمین میں کھجور کے درخت لگا لیے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ زمین زمین والے کی ہے، اور درخت لگانے والا اپنے درخت وہاں سے اکھاڑ لے۔ ظالم کا کوئی حق نہیں ہوا کرتا۔ بروایت ابوداؤد بسند حسن۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے جھگڑے میرے پاس لے کر آتے ہو اور تم میں سے بعض اپنے دلائل بڑی خوبی سے بیان کرتا ہے اگر میں اس کے دلائل کی خوبی کی بنا پر اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ (لیکن وہ صحیح نہ ہو) تو تم کو چاہیے کہ اپنے دوسرے بھائی کا حق (میرے فیصلہ کی وجہ سے) ہرگز نہ لو۔ کیونکہ یہ آگ کا ٹکڑا ہوتا ہے جو میرے فیصلہ سے اس کو ملتا ہے۔ بروایت بخاری ومسلم۔

قاضی کا فرض ہے کہ مظلوم کو انصاف مہیا کرے

وَعَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ وَلَّاهُ اللهُ شَيْئًا مِنْ أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ عَنْ حَاجَتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ احْتَجَبَ اللهُ دُونَ حَاجَتِهِ" أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابومریم ازدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا حاکم بنا دے اور وہ لوگوں کی حاجت روائی نہ کرے (لوگ اُس تک نہ پہنچ سکیں) غریبوں کی امداد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاجت روائی نہ فرمائیں گے۔ بروایت ابوداؤد وترمذی

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "كَيْفَ تُقَدَّسُ أُمَّةٌ لَا يُؤْخَذُ مِنْ شَدِيدِهِمْ لِضَعِيفِهِمْ" رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ امت کس طرح پاک ہو سکتی ہے جس میں قوی سے ضعیف کا حق نہ دلوایا جا سکے۔ بروایت ابن حبان۔

حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والا قاضی جنتی اور ظالم دوزخی ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ: اِثْنَانِ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ رَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَلَمْ يَقْضِ بِهِ وَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ لَمْ يَعْرِفِ الْحَقَّ فَقَضَى

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاضی تین قسم کے ہیں ان میں سے دو ناری ہیں اور ایک جنتی ہے۔ جس نے حق کو پہچانا اور حق کا فیصلہ کیا وہ جنتی ہے اور جس نے حق کو پہچان لیا لیکن حق کے ساتھ فیصلہ نہ کیا بلکہ ظلم کیا وہ دوزخی ہے اور جس نے نہ حق کو پہچانا نہ حق کے ساتھ فیصلہ کیا بلکہ

لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ۔

رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ

جہالت کے ساتھ فیصلہ کیا وہ بھی دوزخی ہے۔

بروایت ابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ" رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کرنے پر رشوت لینے اور دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ بروایت امام احمد ابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ۔ ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔

قاضی کا اجتہاد اگر غلط ہے تو پھر بھی ایک اجر سے محروم نہیں

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ جب کوئی حاکم فیصلہ سنانے سے قبل طلب حقیقت کی کوشش کرکے حق کا فیصلہ کرتا ہے اور وہ صحیح بھی ہوتا ہے تو ایسے حاکم کو دُوگنا اجر ملتا ہے لیکن اگر وہ فیصلہ صحیح نہیں ہوتا تو اس کو صرف ایک اجر ملتا ہے۔ بروایت بخاری ومسلم۔

وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص غصہ کی حالت میں (دو آدمیوں کے درمیان) فیصلہ نہ کرے۔ بروایت بخاری ومسلم۔

دنیا میں فیصلہ ہونا چاہیئے:

خالق کائنات کا فرمان ہے کہ:

وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝ (پ۵، نساء، آیت ۵۸)

اور جب فیصلہ کرنے لگو لوگوں میں تو فیصلہ کرو انصاف سے۔ اللہ تعالیٰ اچھی نصیحت کرتا ہے تم کو۔ بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

کہ فیصلے عدل کے ساتھ کرو حاکموں کو احکم الحاکمین کا حکم ہو رہا ہے، کہ کسی حالت میں عدل کا دامن نہ چھوڑو۔ حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ حاکم کے ساتھ ہوتا ہے جب تک کہ وہ ظلم نہ کرے۔ جب ظلم کرتا ہے تو اُسے اسی کی طرف سونپ دیتا ہے۔ ایک اثر میں ہے، ایک دن کا عدل چالیس سال کی عبادت کے برابر ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

اور جگہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؗ

(پ ۶، سورہ مائدہ، آیت ۸)

کسی قوم کی عداوت تمہیں خلافِ عدل پر آمادہ نہ کر دے، عدل کرتے رہو۔ یہی تقوے کی شان کے قریب تر ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو جب رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں کے کھیتوں اور باغوں کا اندازہ کرنے کو بھیجا تو انھوں نے آپؓ کو رشوت دینی چاہی کہ آپؓ مقدار کم بتائیں تو آپؓ نے فرمایا سنو! خدا کی قسم نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تمام مخلوق سے زیادہ عزیز ہیں۔ اور تم میرے نزدیک کتوں اور خنزیروں سے بدتر ہو۔ لیکن باوجود اس کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آکر یا تمہاری عداوت کو سامنے رکھ کر ناممکن ہے کہ میں انصاف سے ہٹ جاؤں اور تم میں عدل نہ کروں۔ یہ سن کر وہ کہنے لگے، بس اسی سے تو زمین و آسمان قائم ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

منصف مقرر کرنے چاہئیں تاکہ فیصلہ کریں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝

(پ ۵ النساء، آیت ۳۵)

اگر تمہیں میاں بیوی کی آپس میں ان بن کا خوف ہو تو ایک منصف مرد والوں میں سے اور ایک عورت کی طرف والوں میں سے مقرر کرو اگر یہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ تعالےٰ دونوں میں ملاپ کرا دے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ پورے علم والا پوری خبر والا ہے۔

کہ ایسی حالت میں حاکم ثقہ اور سمجھ دار شخص کو مقرر کرے جو یہ دیکھے کہ ظلم و زیادتی کس طرف سے ہے پس ظالم کو ظلم سے روکے۔

ارشادِ الٰہی ہے:-

يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ

(پ ۷ سورۃ مائدہ)

یعنی فیصلہ کرنے کے لیے دو عادل مسلمان نامزد کیے جائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب ابوطاہر زبیر صاحب کے نام عبدالرشید انصاری کا خط

محترم جناب ابوطاہر زبیر صاحب! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

۱۔ عرض ہے کہ بندہ ۱۹۵۷ء سے جرابوں پر مسح کرتا رہا۔ ۱۹۸۰ء میں بندہ سیالکوٹ سے گوجرانوالہ منتقل ہوا، سرفراز کالونی جی۔ ٹی۔ روڈ۔ مولوی منور صاحب نے کہا کہ آپ لوگ جرابوں پر مسح کرتے ہیں۔ کیا آپ نے اس کے متعلق تحقیق کی ہے اور یہ بھی کہا کہ فتاویٰ نذیریہ میں لکھا ہے کہ اونی، سوتی جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے۔

۲۔ اب سوال یہ ہے کہ آپ نے ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور ۲۶ر فروری ۱۹۸۸ء میں جرابوں پر مسح جائز ہے مضمون شائع کروایا تھا۔

بندہ نے آپ سے تحریری بات کی تھی جو کہ کتاب کی شکل میں شائع ہوئی۔ آپ نے ۱۲ علمار کرام کے نام لکھے تھے۔

بندہ نے ان علمار کرام کو بذریعہ رجسٹری ۵ر اپریل ۱۹۸۸ر کو اطلاع دی تھی مگر انھوں نے کوئی فیصلہ نہیں کیا

۳۔ بندہ نے مولوی منور صاحب کو کہا کہ آپ اپنے مسلک کے علمار کرام کے نام دیں تاکہ بندہ ان سے فیصلہ لے۔

مولوی منور صاحب نے ۱۲ علمار کرام کے نام لکھوائے۔ بندہ نے ایک کتاب "جرابوں پر مسح" اور دو صفحات ۵ر ستمبر ۱۹۸۹ء کو رجسٹریاں کی تھیں مگر انھوں نے بھی کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

۴۔ دو صفحات اور ایک کتاب "جرابوں پر مسح" جو علمار کرام کو ۵ر ستمبر ۱۹۸۹ء کو رجسٹری کی تھیں وہ آپ کو بھی ارسال کر رہے ہیں تاکہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ انھوں نے بھی کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

۵۔ اب آپ سے گزارش ہے کہ شیخ الکل سیّد میاں نذیر حسین محدّث دہلویؒ نے اپنے فتویٰ

میں فرمایا ان لوگوں کے دلائل جو جائز کہتے ہیں :

ا۔تین مرفوع احادیث ، ۲۔ افعالِ صحابہ کرام ، ۳۔ اور قیاس ہے۔

۱ اب حضرات علماء کرام سے سوال یہ ہے کہ تین پیش کردہ احادیث ضعیف ہیں ، یا نہیں ؟

۲ افعالِ صحابہ کرامؓ سے استدلال ۔ علماء کرام سے یہ سوال ہے : صحابہؓ کا فعل کس حدیث کی بنیاد پر ہے ؟ وہ کونسی حدیث (دلیل) ہے ؟

۳ قیاس : مسئلہ مطلوب کہ کتاب اللہ سے ثابت قدموں کا دھونا ہے ، اور حدیث میں موزوں پر مسح کی رخصت ہے ۔ اب یہ بتائیں کہ قیاس کس حدیث سے کیا ہے اور کیا قیاس پر عمل کرنا درست ہے ؟

مذکورہ بالا تین سوالوں کا جواب علیحدہ علیحدہ دیں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو ۔
اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جواب دیں ۔ برائے جواب ایک لفافہ ارسال ہے ۔
عبدالرشید انصاری ، سرفراز کالونی ، جی ۔ ٹی ۔ روڈ گوجرانوالہ ۱۱/۱۲/۸۹

جن ۲۴ ، علمائے کرام کے نام بھیجے گئے تھے ، مندرجہ ذیل ہیں :

۱۔ محمد صدیق صاحب سرگودھا
۲۔ بدیع الدین الراشدی سندھ
۳۔ محب اللہ شاہ الراشدی ، سندھ
۴۔ عبدالحمید ازہر ۔ راولپنڈی
۵۔ عبدالعزیز نورستانی ۔ پشاور
۶۔ حافظ عبداللہ صاحب بہاولپوری
۷۔ شیخ عبدالعزیز بن باز ۔ سعودی عرب
۸۔ شیخ مقبل بن ہادی ۔ یمن
۹۔ شیخ البانی ۔ اُردن
۱۰۔ ارشاد الحق اثری ۔ فیصل آباد

۱۱۔ عبدالسلام بھٹوی صاحب گوجرانوالہ

۱۲۔ عبدالمنان صاحب۔ گوجرانوالہ

۱۳۔ مولانا جمعہ خاں صاحب جامعہ محمدیہ جی۔ٹی۔ روڈ گوجرانوالہ

۱۴۔ مولانا محمد طارق تابانی خطیب مسجد گنبد والی سرفراز کالونی۔ گوجرانوالہ

۱۵۔ مولانا صاحبزادہ محمد داؤد خطیب مسجد تحفظ ختم نبوۃ سرفراز کالونی۔ گوجرانوالہ

۱۶۔ سیّد مراتب علی شاہ قمر المدارس سرفراز کالونی جی۔ٹی۔ روڈ گوجرانوالہ

۱۷۔ حافظ محمد انور صاحب جامعہ عربیہ نزد چونگی۔ جی۔ٹی۔ روڈ گوجرانوالہ

۱۸۔ حافظ محمد ریاست صاحب خطیب جامع مسجد اسد کالونی کھیالی روڈ گوجرانوالہ

۱۹۔ قاضی عطاء اللہ مہتمم جامعہ صدیقیہ چوک قاضیاں محلہ مجاہد پورہ گوجرانوالہ

۲۰۔ مولانا حافظ محمد اسلم صاحب خطیب جامع مسجد اصغر کالونی کچا امین آباد روڈ گوجرانوالہ

۲۱۔ مولانا مفتی محمد نعیم اللہ مہتمم مدرسہ اشرف العلوم باغبانپورہ حافظ آباد روڈ۔ گوجرانوالہ

۲۲۔ مولانا مفتی محمد عیسیٰ خاں صاحب مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

۲۳۔ مفتی محمد عبید اللہ صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ فیروزپور روڈ لاہور

۲۴۔ مفتی محمد رفیع عثمانی مہتمم دارالعلوم۔ کراچی نمبر ۱۴

عبدالرشید انصاری کا خط جو ۲۴ علمائے کرام کو بھیجا گیا

محترم جناب السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'!

عرض ہے کہ ابو طاہر زبیر بن مجدّد علی زئی حضرو اٹک نے ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور ۲۶ فروری ۱۹۸۸ء میں مضمون شائع کرایا۔ اس کا عنوان "جرابوں پر مسح جائز ہے" لہٰذا ہماری عرض ہے کہ دونوں کی دلیلیں پڑھ کر ہمارا فیصلہ کریں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ

اور جب فیصلہ کرنے لگو لوگوں میں تو فیصلہ کرو انصاف سے۔ اللہ تعالیٰ اچھی نصیحت کرتا ہے تم کو۔ بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے

سَمِيْعًا بَصِيْرًا ٥ (پ۵، النسار: آیت ۵۸) | والا ہے۔

فیصلے عدل کے ساتھ کرو، حاکموں کو احکم الحاکمین کا حکم ہو رہا ہے کہ کسی حالت میں عدل کا دامن نہ چھوڑو۔ حدیث میں ہے: "اللہ تعالیٰ حاکم کے ساتھ ہوتا ہے جب تک کہ وہ ظلم نہ کرے جب ظلم کرتا ہے تو اسے اسی کی طرف سونپ دیتا ہے۔"

ایک اثر میں ہے "ایک دن کا عدل چالیس سال کی عبادت کے برابر ہے۔" (تفسیر ابن کثیر)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔ (پ۶، سورہ مائدہ، آیت ۸)

کسی قوم کی عداوت تمھیں خلافِ عدل پر آمادہ نہ کر دے۔ عدل کرتے رہو۔ یہی تقوٰی کی شان کے قریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں کے کھیتوں اور باغوں کا اندازہ کرنے کو بھیجا، تو انھوں نے آپ رضؓ کو رشوت دینی چاہی کہ آپ مقدار کم بتائیں۔ تو آپ رضؓ نے فرمایا! "سنو! خدا کی قسم نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تمام مخلوق سے زیادہ عزیز ہیں اور تم میرے نزدیک کتّوں اور خنزیروں سے بدتر ہو لیکن باوجود اس کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آکر یا تمھاری عداوت کو سامنے رکھ کر، ناممکن ہے کہ میں انصاف سے ہٹ جاؤں اور تم میں عدل نہ کروں،" یہ سن کر وہ کہنے لگے: بس اسی لیے تو زمین و آسمان قائم ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ٥ (پ۵، النسار، آیت ۳۵)

اگر تمھیں میاں بیوی کی آپس میں اَن بَن کا خوف ہو تو ایک مُنصف مرد والوں میں سے اور ایک عورت کی طرف سے دونوں میں سے مقرر کرو۔ اور اگر یہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ دونوں میں ملاپ کرا دے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ پورے علم والا اور پوری خبر والا ہے۔

ارشادِ الٰہی ہے:

يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ | یعنی فیصلہ کرنے کے لیے دو عادل مسلمان

مِنۡكُمۡ ۔ (پ۷ ، سورۃ مائدہ) | نامزد کیے جائیں ۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ دو عادل نیک آدمیوں سے فیصلہ کرا لیں ۔

نیز ارشاد ہے کہ :

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ لِتَحۡكُمَ بَيۡنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰٮكَ اللّٰهُ ۔ (پ۵ سورۃ النساء ، آیت ۱۰۵)

یقیناً ہم نے حق کے ساتھ تیری طرف کتاب نازل کی تاکہ لوگوں میں ایسی چیز کے ساتھ فیصلہ کریں جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھ کو آشنا کیا ۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں :

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ‌ ۚ اِنۡ يَّكُنۡ غَنِيًّا اَوۡ فَقِيۡرًا فَاللّٰهُ اَوۡلٰى بِهِمَا‌ فَلَا تَتَّبِعُوا الۡهَوٰۤى اَنۡ تَعۡدِلُوۡا‌ ۚ وَاِنۡ تَلۡوٗۤا اَوۡ تُعۡرِضُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا‏ ۔

اے ایمان والو ! قائم رہو انصاف پر گواہی دینے والے اللہ کے لیے اگرچہ نقصان ہو تمھارا ، یا ماں باپ کا ، یا قرابت والوں کا ، کوئی مالدار ہے یا محتاج ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا خیر خواہ تم سے زیادہ ہے سو تم پیروی نہ کرو دل کی خواہش کی انصاف کرنے میں ، اور اگر تم زبان ملو گے یا اعراض کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمھارے سب کاموں سے واقف ہے ۔

(پ ۵ ، سورۃ النساء ، آیت ۱۳۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

فَاحۡكُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ بِالۡحَـقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الۡهَوٰى (پ۲۳ ، ص آیت ۲۶) | پس فیصلہ کرو درمیان لوگوں کے ساتھ حق کے اور مت پیروی کر خواہشِ نفس کی ۔

نوٹ : ہم آپ کو ایک کتاب رجسٹری کر رہے ہیں تاکہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ ابوطاہر زبیر نے جو مضمون شائع کروایا تھا ، کیا لکھا تھا اور بندہ نے جو جواب دیا ، اور ابوطاہر زبیر نے اس کا جواب دیا ۔ تاکہ آپ دونوں کی عبارات پڑھ کر ہمارا فیصلہ کریں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر دیں ۔ آمین ثم آمین ۔ ایک لفافہ جواب کے لیے حاضر کیا گیا ہے ۔ والسلام

عبدالرشید انصاری سرفراز کالونی ، جی . ٹی . روڈ گوجرانوالہ . مورخہ ۴ / ۹ / ۸۹

۵ - ۹ - ۸۹ کو ۱۲ علماء کرام کو اطلاع دی گئی ۔

جناب ابوطاہر زبیر بن مجدّد علی زئی کا خط جو انھوں نے عبدالرشید انصاری کو انکے خط کے جواب میں ۸۹-۱۲-۱۵ کو بھیجا۔

محترمی ومکرمی عبدالرشید انصاری ، السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
مجھے حیرت اور انتہائی افسوس ہے کہ جیّد ومستند علمار نے ہمارے درمیان فیصلہ کرنے سے اجتناب کیا ہے۔ اگر یہ عمل بغیر شرعی عذر کے ہے تو صحیح نہیں ہے۔

عبدالرشید انصاری کی طرف سے جواب

آپ نے ۱۲ علمار کے نام لکھے تھے۔ انھوں نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔
اور نہ ہی مولوی منور صاحب اپنے مسلک کے ۱۲ علمار کرام سے فیصلہ کروا سکے۔
اب اس بات کا جواب آپ نے دینا ہے کہ اصل مدعی کون ہے ؟ کہ جس کو حدیث پابند کرتی ہے : اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ۔
اب اس وقت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں ہیں کہ آپؐ سے مسئلہ پوچھا جائے۔ ہاں قرآن وحدیث ہمارے پاس موجود ہے۔ ارشاد ربانی ہے :

فَاسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پ۱۴، سورہ النحل، آیت ۴۳)	سوال کرو ذکر کرنے والے (اہلِ علم) سے اگر تم نہیں جانتے۔

حدیث میں آتا ہے کہ :

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ۔	علمار پیغمبروں کے وارث وجانشین ہیں۔

اور انبیار کا ورثہ دینار اور درہم نہیں ہیں بلکہ ان کا ورثہ علم ہے جس کا وارث عالم کو بنایا گیا ہے۔
(کتاب العلم مشکوٰۃ شریف۔ احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابنِ ماجہ، دارمی)

انسان دنیا میں مرے تو دلیل دیکھ کر مرے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

لِیَھْلِکَ مَنْ ھَلَکَ عَنْ بَیِّنَۃٍ وَّ	اور اس لیے کہ جو مرے وہ دلیل دیکھ کر مرے

يَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ط
(پ۱۰، سورۃ الانفال آیت ۴۲)

اور جو جیتا رہے وہ بھی دلیل دیکھ کر جیے۔

دنیا میں جو آدمی رہتا ہے اس کو تحقیق کرنے کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

فَتَبَيَّنُوْا۔ (پ۲۶ الحجرات)

پس تحقیق کرو۔

عبدالرشید انصاری کی طرف سے ابو طاہر زبیر بن مجدد علی زئی کو خط

آپ نے ۲۶ فروری ۱۹۸۸ء کے ہفت روزہ الاعتصام لاہور میں مضمون شائع کروایا ہے کہ "جرابوں پر مسح جائز ہے۔" اس لیے آپ مدعی ہیں۔ فیصلہ کروانا آپ کا فرض بنتا ہے تاکہ بات واضح ہوجائے کیونکہ حدیث میں واضح ہے۔ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ۔ مدعی کے ذمہ ہوتا ہے دلیل پیش کرنا۔ اگر دلیل پیش نہ کرے گا تو حدیث میں ہے:

عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْتَبَّانِ مَاقَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ مَالَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ اور ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر دو شخص ایک دوسرے کو برا کہیں تو اس برا کہنے کا گناہ اس شخص پر ہوگا جس نے پہل کی ہے وہ ظالم ہے اور دوسرا مظلوم جب تک کہ مظلوم حد سے آگے نہ بڑھے۔ (مسلم)

اگر وہ شخص ایسا نہیں تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ پڑتا ہے۔ حدیث میں ہے:

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ۔ رواہ البخاری

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی شخص کسی شخص پر نہ تو فسق کی تہمت لگائے اور نہ کفر کی اس لیے کہ اگر وہ شخص ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ پڑتا ہے۔ (بخاری)

شیخ اعجاز الرحمن ایڈووکیٹ

۹، علامہ اقبال چیمبرز ڈسٹرکٹ کورٹس گوجرانوالہ کو ۲۵/۵/۹۰ کو اطلاع دی گئی۔

ابوطاہر زبیر صاحب کی مندرجہ ذیل تحریر مورخہ ۲۸ ۵/۹۰ کو بذریعہ ڈاک ملی۔

اس خالص مذہبی مسئلے (جس میں آپکے مؤکل نے اختلاف کیا ہے) کا حل اور فیصلہ صرف قرآن وحدیث و اجماع کو حجت تسلیم کرنے والے علماء ہی کرسکتے ہیں دوسرا کوئی نہیں۔

جواب

آپ نے ۱۲ علماء کرام کے نام لکھے تھے تاکہ وہ ثالث بن کر فیصلہ کریں۔ آپ کی تحریر اور جو تحریر فتاویٰ نذیریہ میں ہے

اب ہم آپ سے التماس کرتے ہیں کہ آپ کی تحریر اور ہماری تحریر، یہ دونوں تحریریں کسی عالم دین کے پاس بھیجیں اور فیصلہ کروائیں۔

اگر آپ یہ کام فی سبیل اللہ کردیں تو بندہ آپ کا شکریہ ادا کرے گا۔ ہاں اگر کوئی عالم دین حق خدمت لے کر فیصلہ کرے تو بندہ مبلغ ۹۰۰/- روپے بھی دینے کے لیے تیار ہے۔

یہ صرف اس لیے ہے کہ ہماری اور آپکی تحریری گفتگو اختتام کو پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ ۔ (پ۷، المائدہ) | یعنی فیصلہ کرنے کے لیے دو عادل مسلمان نامزد کیے جائیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ دو عادل نیک آدمیوں سے فیصلہ کروالیں۔ لہٰذا آپ فیصلہ کروالیں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔ جوابی لفافہ حاضر خدمت ہے۔ ۳ ۶/۹۰

۵ ۶/۹۰ کو رپورٹ انکاری کی آئی ہے۔ اسکے بعد ۱۶ ۶/۹۰ کو بھی رپورٹ انکاری کی آئی ہے۔ اسکے بعد پھر لفافے کے ذریعے نوٹس ارسال کیا گیا۔ ہماری بھیجی ہوئی تحریریں اسی لفافے کے ذریعے واپس آگئیں۔ ۳۰ ۶/۹۰

ابوطاہر زبیر صاحب کو عبدالرشید انصاری کی طرف سے اطلاع

کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ

اور اگر دو فریق مسلمانوں کے آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو پھر اگر چڑھا چلا جائے ایک ان میں سے دوسرے پر تو تم سب لڑو اس چڑھائی

إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ○ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ○

(پ ۲۶، سورۃ الحجرات۔ آیت ۹-۱۰)

والے سے یہاں تک کہ وہ لوٹ آئے اللہ کے حکم پر پس پھر اگر وہ لوٹ آئے تو صلح کرا دو آپس میں عدل کے ساتھ اور انصاف کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کو خوش آتے ہیں انصاف والے۔ مسلمان جو ہیں سو وہ بھائی ہیں سو صلح کرادو اپنے دو بھائیوں میں اور ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اگر کوئی ظلم و زیادتی ہی پر کمر باندھ لے تو یکسو ہو کر نہ بیٹھ رہو۔ بلکہ جس کی زیادتی ہو سب مل کر اس سے لڑائی کرو۔ یہاں تک کہ وہ فریق مجبور ہو کر اپنی زیادتیوں سے باز آئے۔

اگر ہم سے زیادتی ہو گئی ہے تو اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے کے لیے تیار ہیں اور صلح کرنے کے لیے بھی۔

اب آپ بتائیں کہ آپ کی کیا مرضی ہے؟ جوابی لفافہ حاضر ہے۔

۱۲/۹/۹۰

اب تک کوئی جواب نہیں دیا۔

بندہ نے صلح کی طرف رجوع کیا

فرمانِ الٰہی ہے:۔

وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○

(پ ۱۰، سورۃ الانفال آیت ۶۱)

اور اگر صلح کی طرف جھکیں تو تو بھی صلح کی طرف جھک جا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر بے شک وہ سنتا جانتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ اگر تمہارے مخالف صلح کی طرف جھکیں تو تو بھی صلح کے لیے جھک جا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر بیشک وہ سنتا اور جانتا ہے۔ اس آیت میں صلح کے لیے جھکنے کا حکم کیا گیا ہے۔ جو نہ جھکے گا، اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں مانا۔

مولانا ابوالانعام محمد صفدر عثمانی صاحب کے نام جناب عبدالرشید انصاری صاحب کا پہلا خط

محترم جناب مولانا ابوالانعام محمد صفدر عثمانی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

عرض ہے کہ بندہ نے آپ کا "مضمون جرابوں پر مسح" دیکھا۔ اس سے قبل ابوطاہر زبیر صاحب نے بھی مضمون شائع کروایا تھا۔ بحوالہ ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور ۲۶ فروری ۱۹۸۸ء۔ بندہ نے اس سے تحریری گفتگو کی تھی۔

ابوطاہر زبیر صاحب نے ۱۲ علماء کرام کے نام لکھے تھے مگر انھوں نے بھی ہمارا فیصلہ نہیں کیا۔

مولوی منور صاحب نے بھی اپنے مسلک کے ۱۲ علماء کرام کے نام لکھے تھے مگر انھوں نے بھی ہمارا فیصلہ نہیں کیا۔

اب کہتے ہیں:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۔ (پ۳، البقرہ، آخری آیت)

یعنی اللہ کسی جی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی طاقت پر۔

فیصلہ کروانے کی اب آپ کے پاس طاقت نہیں ہے تو پھر حجت قائم کرنے کے لیے مال کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ (پ۱۰۔ توبہ، آیت ۴۱)

اور جہاد کرو اپنے مالوں کے ساتھ اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں۔

غنا دل کی دولت مندی سے ہے

حدیث میں ہے:

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ غنا اسباب و سامان کی زیادتی پر نہیں ہے بلکہ غنیٰ دل کی

وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دولت مندی سے ہے۔ (بخاری ومسلم)

دوسری حدیث:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَّلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر آدمی کے پاس مال سے بھرے ہوئے دو جنگل ہوں تب بھی وہ تیسرے جنگل کو تلاش کرے گا اور آدمی کے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھرتی مگر مٹی، اور خدا تعالیٰ جس بندہ کی توبہ کو چاہے قبول کر لیتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے زیادہ مال کی وجہ سے آدمی غنی نہیں ہوتا ہے، بلکہ غنی وہ ہے جس کا دل غنی ہے اگرچہ اس کے پاس مال کم ہی ہو۔

اب ہم

آپ سے، مولانا محمد یحییٰ گوندلوی صاحب، مولانا حافظ محمد عبدالرزاق صاحب اور مولانا محمد یحییٰ خلیق صاحب ناظم شعبہ نشر واشاعت دار العلوم رحمانیہ فاروق آباد سے گزارش کرتے ہیں کہ ہمارا اور ابوطاہر زبیر صاحب کا فیصلہ کریں۔

اس لیے کہ آپ لوگوں نے بھی مضمون "جرابوں پر مسح" شائع کیا ہے۔ لہٰذا ہم آپ حضرات کو وہ کاغذات اور کتاب رجسٹری کر رہے ہیں جو کہ علماء کرام کو بھی رجسٹری کی تھیں تاکہ آپ لوگ ساری بحث پڑھ کر فیصلہ کر سکیں۔ جواب کے لیے جوابی خط حاضر ہے۔

۹۰/۱/۲۱

دوسرا خط

محترم جناب مولانا محمد صفدر عثمانی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عرض ہے کہ آپ کو ۹۰/۱/۲۱ کو ایک کتاب "جرابوں پر مسح" اور کچھ کاغذات پارسل کیے تھے۔ آپ لوگوں کو کہا گیا تھا کہ آپ ساری بحث پڑھ کر ہمارا اور ابوطاہر زبیر صاحب کا فیصلہ کریں۔

اب وہی کاغذات دوبارہ آپ لوگوں کو پارسل کر رہے ہیں تاکہ آپ لوگ غور وفکر کرکے فیصلہ کریں۔ اس لیے کہ آپ لوگوں نے بھی مضمون شائع کیا ہے کہ جرابوں پر مسح جائز ہے۔

عبدالرشید انصاری سرفراز کالونی جی۔ ٹی۔ روڈ گوجرانوالہ ۳/۹/۱۰

مولانا محمد یحییٰ گوندلوی صاحب کی طرف سے ۹۰/۲۲ کو جواب آیا

مکرمی المحترم جناب انصاری صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ابھی ابھی آپ کا رجسٹری کیا ہوا مسودہ ملا۔ جس میں آپ نے فیصلہ طلب کیا ہے اور ساتھ ہی عثمانی صاحب کے مضمون کا حوالہ بلکہ مکمل فوٹوسٹیٹ ارسال فرمائی ہے۔ ویسے یہ تو تکلّف تھا جبکہ رسالہ ترجمان السنّہ ہمارے ہاں موجود ہے۔

مولانا عثمانی صاحب گوجرانوالہ میں ہی تشریف رکھتے ہیں۔ آپ ان سے وہاں ہی رجوع فرما سکتے ہیں۔ آپ نے اکابر علماء سے فیصلہ طلب کیا تھا۔ تو اکابر علماء نے آپ کو جواب نہیں دیا تو میں ایسی جرأت کیسے کرسکتا ہوں۔ ہاں البتہ وقت ملنے پر آپ کی بھیجی ہوئی تحریرات پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جاسکتا ہے۔ ہم فیصلہ تو شاید نہ کرسکیں۔ یہ ضرور ہوگا کہ مسح علی الجوربین میں جو حق معلوم ہوگا ہم اسے ہی انشاء اللہ اپنائیں گے۔

کتاب "جرابوں پر مسح" بھیجنے پر شکریہ۔

آپ کے مرسلہ اشتہارات لگوا دیئے جائیں گے۔

میں آپ کی مساعی مجاہدانہ پر نہایت خوش ہوں کہ آپ نے جذبہ صداقت کے ساتھ مسئلہ کی گہرائی تک پہنچنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ فقط والسّلام

محمد یحیٰی گوندلوی

مدرس دارالعلوم رحمانیہ و مدیر اعلیٰ اشاعۃ السنۃ لاری اڈا منڈی فاروق آباد ۹۰/۲۲

۹۰/۲/۲۰ کو مولانا صفدر عثمانی صاحب جامع مسجد مسلم نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ سے بندہ نے کہا جو آپ نے مضمون شائع کیا ہے "جرابوں پر مسح جائز ہے" اس کے متعلق کیا کرنا ہے؟ جواب ملا کہ "اکابر علماء نے فیصلہ نہیں کیا"

جواب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝ (پ۲، سورۂ بقرہ، آیت ۱۷۰)

ان سے جب کبھی کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اُتاری ہوئی کتاب کی تابعداری کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جن پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا گو ان کے باپ دادے بے عقل اور گم کردہ راہ ہوں ۔

کہا جاتا ہے کہ کتاب اللہ اور سنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو اور اپنی ضلالت وجہالت چھوڑ دو، تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے بڑوں کی راہ لگے ہوئے ہیں ۔ قرآن کہتا ہے کہ وہ فہم وہدایت سے غافل تھے ۔ ابنِ کثیر ۔

کسی بُرے کام پر اڑ نہیں جاتے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ (پ۴، سورۃ آلِ عمران آیت ۱۳۵)

اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی بُرے کام پر اڑ نہیں جاتے ۔

جو بوجہ نافرمانی برائی کر گزریں پھر جلد اس سے باز آجائیں اور توبہ کریں ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ (پ۴، سورۃ النساء آیت ۱۷)

اللہ تعالیٰ صرف ان ہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو بوجہ نافرمانی کوئی برائی کر گزریں پھر جلد اس سے باز آجائیں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ بڑے علم والا حکمت والا ہے ۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو ناواقفیت کی وجہ سے کوئی بُرا کام کر بیٹھیں ۔ ابن کثیر ۔

اخبار نوائے وقت یا جنگ میں اعلان کریں کہ واقعی مجھ سے تحریر غلط شائع ہوگئی ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ (پ ۲، البقرہ آیت ۱۶۰)

مگر جنھوں نے توبہ کی اور درست کر لیا اور کھول کر بیان کر دیا تو انکے قصور میں معاف کرتا ہوں اور میں بہت معاف کرنے والا مہربان ہوں ۔

عبدالرشید انصاری کی طرف سے حافظ عبدالرحمٰن مدنی کی خدمت میں خط

ا محترم جناب حافظ عبدالرحمٰن مدنی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! عرض ہے کہ بندہ کو قاری نعیم صاحب فیصل آبادی نے جو کہ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں طالب علم ہیں انھوں نے مجھے کہا تھا جو کہ مندرجہ ذیل ہے :

ملتِ اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلّہ

ماہنامہ **محدّث** لاہور

مدیر اعلیٰ — حافظ عبدالرحمٰن مدنی

مدیر معاون — اکرام اللہ ساجد

جلد ۱۹ محرم الحرام صفر المظفر ۱۴۰۹ھ مطابق اگست ستمبر ۱۹۸۸ء عدد ۱، ۲

دین میں بدعات جاری کرنا حرام ہے ۔ تحریر: شیخ ابوبکر الجزائری ، ترجمہ مولانا سیف الرحمٰن الفلاح

محدث جلد ۱۹ عدد ۱، ۲ ۸۵ دین میں بدعات

عبادت میں بدعات

طہارت میں

۱۔ جرابوں پر مسح کا انکار کرنا ۔ یہ ایک ایسی بدعت ہے جس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے ۔

ب حافظ عبدالرحمٰن مدنی صاحب

۱۔ عرض ہے کہ جناب نے "ماہنامہ محدّث" لاہور میں شائع کروایا ہے کہ :

۱۔ "جرابوں پر مسح کا انکار کرنا ۔ یہ ایک ایسی بدعت ہے جس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے ۔"

لہٰذا التماس ہے کہ ہم آپ کو جرابوں پر مسح کے متعلق ایک رسالہ رجسٹری کر رہے ہیں ، تاکہ آپ ساری بحث پڑھ کر اپنا فیصلہ روانہ کریں ۔

۲۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ کے "ماہنامہ محدث" میں لکھا ہے کہ :

۱۔ "جرابوں پر مسح کا انکار کرنا ۔ یہ ایک ایسی بدعت ہے جس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے ۔"

ہم آپ کو ایک کتاب "نجات المسلمین" رجسٹری کر رہے ہیں ۔

ہم نے صلا پر نفاق کی دو قسمیں اعتقادی اور عملی ۔ عملی فسق اور اعتقادی فسق لکھی ہیں ۔

آپ نے یہ بتانا ہے کہ جس فسق سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے وہ کون سا فسق ہے؟ عملی فسق ہے یا اعتقادی؟ مذکورہ دو باتوں کا جواب علیحدہ علیحدہ دیں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔ اس لیے آپ لوگوں نے مدرسہ رحمانیہ قائم کیا۔ ہم کو جواب دے کر اللہ تعالیٰ سے اجر لیں۔ آمین۔

جواب کے لیے ایک لفافہ حاضر کیا گیا۔ یہ خط ۱۲ $\frac{9}{88}$ کو بھیجا گیا۔ مگر آپ نے اب تک کوئی جواب نہیں دیا۔

۸۸/۱۰/۹ کو حافظ عبد الرحمٰن مدنی صاحب کو اطلاع دی گئی

حدیث میں ہے:

وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

جو شخص کسی مسلمان پر کفر کی تہمت لگائے اس کا گناہ بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ اسکو قتل کیا۔

آپ نے شائع کروایا ہے:

۱۔ جرابوں پر مسح کا انکار کرنا۔ یہ ایک ایسی بدعت ہے جس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے

اس کا فیصلہ کس نے کرنا ہے؟ کیا اُمراء نے کرنا ہے یا علماء کرام نے کرنا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ (پ۵) یہ لفظ عام ہے دونوں اس سے مراد ہیں یعنی علماء، اُمراء۔ اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لیے جر و ثواب کے لیے جواب دیں۔ تاکہ دُنیا میں ہی فیصلہ ہو جائے کیونکہ آخرت میں توبہ نہیں ہے۔

دنیا میں فیصلہ کروا

خالقِ کائنات کا فرمان ہے کہ:

وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ○ (پ۵ النساء، آیت ۵۸)

اور جب فیصلہ کرنے لگو لوگوں میں تو فیصلہ کرو انصاف سے۔ اللہ تعالیٰ اچھی نصیحت کرتا ہے تم کو۔ بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

مذکورہ بالا باتوں کا اب تک کوئی فیصلہ نہیں کروایا۔

آپ کے مدرسہ رحمانیہ کا سالانہ خرچ دس لاکھ روپیہ ہے

ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۲۰ رمضان ۱۴۰۶ھ میں شائع ہوا ہے۔ جو کہ مندرجہ ذیل سے ثابت ہوتا ہے :

پاک سرزمین پر

مولانا صفی الرحمن مبارک پوری بنارس ہند (قسط ۶)

"موصوف نے بتایا کہ اس پورے ادارے کا سالانہ خرچ دس لاکھ روپے ہے اور یہ پورا خرچ ہمارا خاندان برداشت کرتا ہے۔ ہم کسی سے چندہ نہیں لیتے۔ رحمانیہ کی عمارت کوئی ۳۷ لاکھ روپے میں تیار ہوئی ہے اور اس میں امارات کے حاکم کی ایک جزوی امداد کے سوا کسی سے کوئی رقم نہیں لی گئی۔

حافظ عبدالرحمن مدنی حفظ اللہ، مولانا عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، یعنی ان کے بھتیجے ہیں۔ کل چار بھائی ہیں، تین بھائی صنعت اور تجارت کو سنبھالے ہوئے ہیں اور مولانا مدنی حفظ اللہ کو مذکورہ اداروں کا انتظام سونپ رکھا ہے۔ ان لوگوں کا اصل کام پائپ سازی ہے اور اس سلسلے میں اتنی پیش رفت کر چکے ہیں کہ اب بے جوڑ کا پائپ بنانے کا اقدام کیا جا رہا ہے۔ مولانا مدنی نے بتایا کہ یہ پورے عالم اسلام میں اپنی نوعیت کا پہلا کارخانہ ہوگا۔"

مذکورہ عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے خاندان والے دین کے معاملہ میں بہت شوق رکھتے ہیں۔

از دفتر چودھری محمد حسین ایڈووکیٹ
نوٹس بنام حافظ عبدالرحمن مدنی صاحب مدیر اعلےٰ ماہنامہ "محدث" لاہور

مکرمی عبدالرشید انصاری ولد پیر محمد انصاری سکنہ سرفراز کالونی جی ٹی روڈ گوجرانوالہ نے مجھے ہدایت کی ہے کہ آپ کو درج ذیل نوٹس دوں۔

واضح ہو کہ آپ نے اپنے موقر مجلہ ماہنامہ "محدث" لاہور کی جلد ۱۹ شمارہ اگست، ستمبر ۱۹۸۸ء

میں ایک مضمون شائع کیا تھا جس میں یہ فقرہ رقم تھا: "جرابوں پر مسح کا انکار کرنا۔ یہ ایک ایسی بدعت ہے جس سے آدمی فاسق ہوجاتا ہے۔

ہرگاہ کہ مؤکل عبدالرشید انصاری مذکور نے آپ سے استفسار کیا تھا کہ آیا متذکرہ صورت میں فاسق عملی فاسق ہے یا اعتقادی فاسق؟ اس سلسلہ میں مؤکل علی الترتیب ۱۲/۹/۸۸ ، ۹/۱۱/۸۸ ، ۲۶/۴/۸۹ ، ۳۰/۷/۹۰ کو بذریعہ خطوط آپ سے وضاحت طلب کرچکا ہے اور اس کے علاوہ آپ کی خدمت میں ایک کتابچہ اور کچھ دیگر کتب بھی مؤکل ارسال کرچکا ہے مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا ہے۔

واضح رہے کہ مؤکل دینی رسائل میں کسی مسئلہ کو سند کے بغیر شائع کر دینے کو گمراہ کرنے کے مترادف سمجھتا ہے اور ایسے مسائل کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں حل کرنے کو عین اخلاقی فرض سمجھتا ہے۔

غور فرمائیں! اگر کوئی شخص آپ سے وضاحت طلب کرے تو آپ کا بھی اخلاقی و دینی فریضہ ہے کہ اس کی تسلّی کریں یا اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ سے کوئی غلطی سرزد ہوگئی ہے تو اس کی معذرت کریں اور اپنی تحریر کو واپس لیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ آپ اس مسئلہ پر علماء سے مشورہ حاصل کرکے اس مسئلہ کو حل کریں مگر آپ کی جانب سے مکمل خاموشی مناسب نہیں۔

بذریعہ نوٹس ہذا آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس مسئلہ کا تسلّی بخش حل دریافت کریں۔ بصورتِ دیگر مؤکل ایسا کرنے پر مجبور ہوگا خواہ اسے شرعی یا سول عدالت تک جانا پڑے۔ آپ سے سوال ہے کہ کیا مؤکل کو ایسا کرنے کا حق ہے یا کہ نہیں۔ وضاحت فرمائیں اور دو ہفتہ کے اندر جواب سے مطلع فرمائیں۔ مورخہ ۲۴/۸/۹۰

نقل محفوظ ہے تاکہ بوقتِ ضرورت کام آوے۔

عبدالرشید انصاری

بذریعہ چودھری محمد حسین ایڈووکیٹ ضلع کچہری سیالکوٹ

۲۵/۸/۹۰ کو رجسٹری واپس ہوئی۔ اس کے بعد دوبارہ ۲۵/۸/۹۰ کو اطلاع دی مگر ۱۸/۹/۹۰ کو ڈاک کی رپورٹ، لینے سے انکاری آئی۔

یکم اکتوبر ۱۹۹۰ء کو بندہ خود لاہور گیا

میں حافظ عبدالرحمن مدنی صاحب کے پاس لاہور گیا جب ان سے گفتگو ہوئی تو حافظ صاحب نے کہا کہ آپ جھگڑا کرنا چھوڑ دیں۔

جواب

اس کے متعلق میں نے غور وفکر کیا تو مجھے اللہ تعالیٰ کا فرمان یاد آیا۔ قرآن مجید میں ذکر ہے کہ جھگڑا کر اُن سے ساتھ اُس چیز کے کہ وہ بہت بہتر ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۔ (پ۱۴، النحل آیت ۱۲۵)	ان سے پسندیدہ طریقے سے بحث کرو۔

جیسے فرمانِ خداوندی ہے:

وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۔ (پ۲۱، العنکبوت آیت ۴۶)	اہلِ کتاب سے مناظرے مجادلے کا بہترین طریقہ ہی برتا کرو۔

اچھی بات کی پیروی کرنے والوں کو ہدایت یافتہ کہا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۔ (پ۲۳، سورۃ الزمر، آیت ۱۸)	وہ لوگ جو بات سنتے ہیں پھر وہ اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں۔

۱/۹۰ کو حافظ عبدالرحمن مدنی صاحب نے یہ بھی کہا تھا کہ پہلے جو لوگ تھے وہ کتاب میں اختلاف کرنے کے سبب ہلاک ہوئے

جواب

اگر کوئی آدمی زیادتی کرتا ہے اور باز نہیں آتا ان سے لڑنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے:

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ۖ فَإِنِ	ان سے یہاں تک لڑو کہ دین کی خرابی نہ رہے اور دین اللہ کے لیے ہو جائے، پھر اگر وہ

اِنْتَھَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ○ (پ۲، البقرہ، آیت ۱۹۳)

باز آجائیں تو اب ان پر کوئی زیادتی نہ ہوگی مگر جو ظلم کریں "

جھوٹی باتوں سے روکنے کا حکم اللہ تعالیٰ کا ہے:

لَوْلَا یَنْھٰھُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِھِمُ الْاِثْمَ۔ (پ۶ سورۃ مائدہ آیت ۶۳)

انھیں ان کے عابد و عالم جھوٹ باتوں کے کہنے سے کیوں نہیں روکتے ؟

نمبر ۱ کو حافظ عبدالرحمٰن مدنی صاحب نے یہ بھی کہا تھا اور جس وقت کہ بات کرتے ہیں اُن سے جاہل کہتے ہیں کہ سلام ہے

مذکورہ بالا عبارت کا جواب دینا اخلاقی فرض ہے تاکہ بندہ کی اصلاح ہو سکے۔

لفظ جاہل کے معنیٰ ہیں نہ جاننا کسی مسئلہ کو اسکو کہتے ہیں جاہل

اب حافظ عبدالرحمٰن مدنی صاحب مدعی ہو گئے ہیں، حدیث پابند کرتی ہے مدعی کو اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ ۔ مدعی کے ذمہ ہوتا ہے کہ ثابت کرے جو اس نے بات کہی ہے کہ آپ جاہل ہیں۔

اگر آپ نے ثابت نہ کیا تو

حدیث میں ہے:

عَنْ اَنَسٍ وَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ مَالَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔ (بحوالہ المشکوٰۃ باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم)

حضرت انسؓ اور ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر دو شخص ایک دوسرے کو بُرا کہیں تو اس بُرا کہنے کا گناہ اس شخص پر ہوگا جس نے پہل کی ہے وہ ظالم ہے اور دوسرا مظلوم جب تک کہ مظلوم حد سے آگے نہ بڑھے۔ (مسلم)

اگر وہ شخص ایسا نہیں تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ پڑتا ہے۔ حدیث میں ہے:

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

نے فرمایا ہے کوئی شخص کسی شخص پر نہ تو فسق کی تہمت لگائے اور نہ کفر کی، اس لیے کہ اگر وہ شخص ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ پڑتا ہے۔ (بخاری)

حدیث میں ہے: وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَھُوَ کَقَتْلِہٖ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِکُفْرٍ فَھُوَ کَقَتْلِہٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

جو شخص کسی مسلمان پر لعنت کرے اس کا گناہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے ایک مسلمان کو قتل کیا اور جو شخص کسی مسلمان پر کفر کی تہمت لگائے اس کا گناہ بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کو قتل کیا۔

اب حافظ عبدالرحمٰن مدنی صاحب کو ثابت کرنا ہوگا جو لفظ انھوں نے کہے ہیں۔

قتل کا بدلہ

حدیث میں ہے:

عَنْہُ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ ھُذَیْلٍ فَرَمَتْ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْھَا وَمَا فِیْ بَطْنِھَا فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ دِیَۃَ جَنِیْنِھَا غُرَّۃٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِیْدَۃٌ وَقَضٰی بِدِیَۃِ الْمَرْاَۃِ عَلٰی عَاقِلَتِھَا وَوَرَّثَھَا وَلَدَھَا وَمَنْ مَّعَھُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑیں ایک نے دوسری کو پتھر مارا جس سے وہ اور اسکے پیٹ کا بچہ مر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں یہ حکم دیا کہ پیٹ کے بچہ کا بدلہ غلام یا لونڈی کا غرہ ہے اور عورت کے قتل کا بدلہ اس عورت کی قوم پر ہے جس نے اسکو قتل کیا ہے اور اس کے خون بہا کا آپ نے اسکے بیٹوں اور ان لوگوں کو وارث بنایا جو بیٹوں کے ساتھ تھے۔ (بخاری ومسلم)

قتل خطاء کا خون بہا

حدیث میں ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ دِیَۃَ الْخَطَاءِ شِبْہِ الْعَمَدِ مَا کَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَۃٌ مِّنَ الْاِبِلِ مِنْھَا اَرْبَعُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھَا اَوْلَادُھَا۔ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ (مشکوٰۃ باب الدیات)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قتل خطاء کا خون بہا اگر کوڑے یا لاٹھی سے وقوع میں آیا ہو تو سو اونٹ ہیں جن میں ۴۰ حاملہ اونٹنیاں بھی ہوں۔ (نسائی، ابن ماجہ۔ دارمی)

مورخہ ۲۸، جنوری ۱۹۹۱ء کو چودھری سردار ساکن سرفراز کالونی جی ٹی روڈ گوجرانوالہ نے جامعہ محمدیہ کے ایک طالب علم عبدالرزاق عابد کو کہا کہ بندہ کو حدیث پڑھ کر سنائیں جو کہ مندرجہ ذیل ہے

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔

الترمذی

"مغیرہ بن شعبہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے وقت اپنی جرابوں پر مسح کیا اور جوتیوں پر (بھی)۔"

جواب

اَمَّا الْحَدِيثُ الْمَرْفُوعُ فَهُوَ مَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاَمَّا الْمُنَاقَشَةُ فِي الْاِسْتِدْلَالِ بِهِ فَهِيَ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ ضَعِيفٌ لَا يَصِحُّ الْاِسْتِدْلَالُ بِهِ قَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ بَعْدَ رِوَايَتِهِ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْمَهْدِيِّ لَا يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ لِاَنَّ الْمَعْرُوفَ عَنِ الْمُغِيرَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَرُوِيَ هٰذَا اَيْضًا عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَلَيْسَ بِالْمُتَّصِلِ وَلَا بِالْقَوِيِّ اِنْتَهٰى۔ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ فِي سُنَنِهِ اِنَّ اَبَا مُحَمَّدٍ يَحْيَى ابْنَ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ الْحَجَّاجِ ضَعَّفَ

مرفوع حدیث مغیرہ بن شعبہؓ سے امام ترمذی وغیرہ روایت فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس میں خرابی یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس سے استدلال صحیح نہیں ہے۔ امام ابوداؤد یہ روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبدالرحمان بن مہدی بیان نہیں کیا کرتے تھے چونکہ مغیرہؓ بن شعبہؓ سے عام معروف یہ ہے کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا۔ اور یہ حدیث کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جرابوں پر مسح کیا" یہ ابوموسیٰ اشعریؓ سے بھی مروی ہے لیکن یہ متصل اور قوی نہیں۔ انتہیٰ بیہقی سنن میں فرماتے ہیں کہ ابو محمد یحییٰ بن منصور فرماتے ہیں کہ میں نے مسلم بن حجاج قشیری سے ضائع

هٰذَا الْخَبَرَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ فَقَالُوْا مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ لَا يُتْرَكُ ظَاهِرُ الْقُرْاٰنِ بِمِثْلِ اَبِيْ قَيْسٍ وَهُذَيْلٍ قَالَ فَذَكَرْتُ هٰذِهِ الْحِكَايَةَ عَنْ مُسْلِمٍ لِاَبِي الْعَبَّاسِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُوْلِيِّ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ شَيْبَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا قُدَامَةَ السَّرْخَسِيَّ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ لَوْ حَدَّثْتَنِيْ بِحَدِيْثِ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُذَيْلٍ مَا قَبِلْتُهُ مِنْكَ فَقَالَ سُفْيَانُ: اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ۔

سنا کہ وہ مغیرہ بن شعبہؓ کی اس روایت کو ضعیف قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ عام رواۃ سے یہ منقول ہے کہ "آپؐ نے موزوں پر مسح کیا" اور فرماتے تھے کہ ابوقیس اور ہذیل جیسے راویوں کی روایت سے ظاہر قرآن کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔ ابومحمد یحییٰ بن منصورؒ فرماتے ہیں کہ امام مسلم کی یہ بات میں نے ابوالعباس محمد بن عبدالرحمان دغولی کے سامنے ذکر کی وہ فرمانے لگے کہ میں نے علی بن محمد بن شیبان سے سنا تھا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے ابوقدامہ سرخسی سے سنا تھا کہ وہ فرماتے تھے کہ عبدالرحمان بن مہدی کہنے لگے کہ سفیان ثوری کو میں نے کہا کہ اگر آپ مجھے ابوقیس عن ہذیل کی احادیث بیان کریں گے تو میں قبول نہیں کروں گا تو سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

ثُمَّ اَسْنَدَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ لَيْسَ يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ رِوَايَةِ اَبِيْ قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ وَاَبَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ اَنْ يُحَدِّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ هُوَ مُنْكَرٌ۔

امام بیہقیؒ احمد بن حنبل سے سند بیان فرماتے ہیں کہ روایت صرف ابوقیس اور ابوعبدالرحمان بن مہدی سے ہی مروی ہے۔ اور امام احمد بن حنبل اگر یہ حدیث بیان بھی فرماتے تو کہتے کہ "یہ منکر ہے۔"

وَاَسْنَدَ الْبَيْهَقِيُّ اَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فِي الْمَسْحِ رَوَاهُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ وَاَهْلُ الْبَصْرَةِ وَرَوَاهُ هُذَيْلٌ مِنْ شُرَحْبِيْلَ عَنِ

امام بیہقیؒ علی بن مدینی سے بھی سند ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہؓ کی حدیث مسح موزوں کے متعلق اہل مدینہ، اہل کوفہ اور اہل بصرہ سب مغیرہ بن شعبہؓ سے بیان فرماتے ہیں مگر ہذیل عن شرحبیل عن المغیرہ مسح علی الجوربین

الْمُغِيْرَةِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ وَ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ فَخَالَفَ النَّاسَ۔

وَ اَسْنَدَ اَيْضًا عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ قَالَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَرْوُوْنَهُ عَلَى الْخُفَّيْنِ غَيْرَ اَبِيْ قَيْسٍ۔ اِنْتَهٰى

وَ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ وَ اَمَّا الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ فَقَدْ رَوَى اَبُوْ قَيْسٍ الْاَوْدِيُّ عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ وَ نَعْلَيْهِ وَ ذَاكَ حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ ضَعَّفَهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَمُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَالْمَعْرُوْفُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ حَدِيْثُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَرُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ اَنَّهُمْ فَعَلُوْهُ اِنْتَهٰى۔

فَاِنْ قُلْتَ قَدْ اَجَابَ عَنْ هٰذِهِ الْخَدْشَةِ الشَّيْخُ الْاِمَامُ تَقِيُّ الدِّيْنِ ابْنُ دَقِيْقِ الْعِيْدِ بِقَوْلِهٖ وَمَنْ يُصَحِّحُهُ يَعْتَمِدُ بَعْدَ تَعْدِيْلِ اَبِيْ قَيْسٍ عَلَى كَوْنِهٖ لَيْسَ مُخَالِفًا لِرِوَايَةِ الْجُمْهُوْرِ مُخَالَفَةَ مُعَارَضَةٍ بَلْ هُوَ اَمْرٌ زَائِدٌ عَلَى مَا رَوَوْهُ وَلَا يُعَارِضُهُ وَلَا سِيَّمَا وَهُوَ طَرِيْقٌ مُسْتَقِلٌّ بِرِوَايَةِ هُذَيْلٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ لَمْ يُشَارِكِ الْمَشْهُوْرَاتِ فِيْ

بیان فرماتے ہیں اور یہ باقی سب لوگوں سے مخالف ذکر کرتے ہیں۔

امام بیہقیؒ یحییٰ بن معینؒ سے بھی مسند ذکر کرتے ہیں کہ" ابوقیس کے علاوہ باقی سب نے (علی الخفین) یعنی موزوں پر مسح کا ذکر کیا ہے۔ انتہیٰ

امام بیہقی اپنی کتاب" المعرفۃ" میں ذکر کرتے ہیں کہ جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا ابوقیس اودی عن ہذیل بن شرحبیل عن المغیرہ بن شعبہ جو بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا ہے۔ یہ حدیث منکر ہے۔ سفیان ثوری، عبدالرحمان بن مہدی، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، علی بن المدینی اور مسلم بن حجاج قشیری رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت معروف موزوں پر مسح کی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ وہ موزوں پر مسح کرتے رہے۔ انتہیٰ

اگر کوئی شخص یہ کہہ دے کہ تقی الدین ابن دقیق العید رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ جو لوگ مسح جوربین کو صحیح قرار دیتے ہیں وہ ابی قیس کی تعدیل بیان کرنے کے بعد ذکر کرتے ہیں کہ ابوقیس کی روایت متعارضاً مخالف نہیں یہ دوسری روایت ہے اور ایک زائد حکم ہے پہلے کے متعارض نہیں جبکہ یہ ہذیل عن شعبہ ایک مستقل سند ہے۔ مسح علی الخفین کی مشہور روایات کی سند میں

سَنَدِهَا۔

قُلْتُ قَدْ ظَهَرَ لَكَ مِمَّا تَقَدَّمَ اَنَّ كُلَّ مَنْ رَوٰى حَدِيْثَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فِي الْمَسْحِ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَاَهْلِ الْبَصْرَةِ رَوَاهُ بِلَفْظِ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِلَّا هُذَيْلَ بْنَ شُرَحْبِيْلَ فَاِنَّهٗ رَوٰى بِلَفْظِ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ فَخَالَفَ النَّاسَ كُلَّهُمْ وَلَا شَكَّ اَنَّ رِوَايَةَ هٰذِهٖ مُعَارِضَةٌ وَمُنَافِيَةٌ لِمَا رَوَوْهُ لِاَنَّهٗ يَثْبُتُ مِنْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ دُوْنَ الْخُفَّيْنِ وَيَثْبُتُ مِنْ رِوَايَتِهِمْ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ دُوْنَ الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ فَكَيْفَ يَصِحُّ قَوْلُ ابْنِ دَقِيْقِ الْعِيْدِ اِنَّ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ لَيْسَتْ مُخَالِفَةً لِرِوَايَةِ الْجُمْهُوْرِ مُخَالَفَةً مُعَارِضَةً وَاَمَّا قَوْلُهٗ بَلْ هُوَ اَمْرٌ زَائِدٌ عَلٰى مَا رَوَوْهُ وَلَا يُعَارِضُهٗ فَهٰذَا اَيْضًا لَيْسَ بِمُسْتَقِيْمٍ لِاَنَّهُمْ رَوَوْهُ بِلَفْظِ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَلَمْ يَزِدْ هُذَيْلُ بْنُ شُرَحْبِيْلَ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ لَفْظَ وَالْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّهٗ رَوٰى اَمْرًا زَائِدًا عَلٰى

یہ شریک نہیں ہیں۔

تو اس کے جواب میں یہ کہہ دوں گا کہ پہلے مضمون سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ مسح خفین کی روایت میں مغیرہ بن شعبہ سے اہل مدینہ، اہل کوفہ اور اہل بصرہ سب مسح علی الخفین، یعنی موزوں پر مسح کیا ذکر فرماتے ہیں مگر ہذیل بن شرحبیل مسح علی الجوربین والنعلین یعنی جرابوں اور جوتوں پر مسح ذکر کرتے ہیں۔

وہ سب راویوں کے مخالف ذکر کرتے ہیں

اور بلاشک یہ دوسری روایات کے متعارض اور منافی ہے کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا موزوں پر نہیں اور دوسری روایات سے ثابت ہوتا ہے آنحضرت ﷺ نے موزوں پر مسح کیا جرابوں اور جوتوں پر نہیں تو ابن دقیق العید کی یہ بات کیسے درست ہو سکتی ہے کہ جرابوں اور جوتوں کی روایت موزوں پر مسح کرنے کی جمہور راویوں کی روایات سے مخالف اور متعارض نہیں۔ ابن دقیق العید کا یہ کہہ دینا کہ جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنے کی روایات موزوں پر مسح کرنے سے ایک دوسرا امر زائد حکم ہے یہ بھی درست نہیں کیونکہ جمہور کے الفاظ ہیں کہ مسح علی الخفین، یعنی موزوں پر مسح کیا اور ہذیل نے ان الفاظ پر زیادتی نہیں کی کہ مسح علی الخفین کے بعد الجوربین اور النعلین کے الفاظ بڑھا دیئے کہ کہا جائے کہ یہ ایک دوسرا اور زائد حکم ہے بلکہ "علی الخفین"

مَا رَوَوْهُ بَلْ نَدْرِيْ مَكَانَ نَفْظِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لَفَظَ عَلَى الْجُوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ فَتَفَكَّرْ عَلَا أَنَّهُ قَدِ اتَّفَقَ عَلَى تَضْعِيْفِ رِوَايَةِ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ مِثَالُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ مَهْدِيٍّ وَابْنِ مَعِيْنٍ وَأَحْمَدَ وَابْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَمُسْلِمٍ وَأَبِيْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ فَبَعْدَ اتِّفَاقِ هٰؤُلَاءِ الْأَجِلَّةِ لَا يُجْدِيْ مَا قَالَهُ ابْنُ دَقِيْقِ الْعِيْدِ نَفْعًا۔

وَأَمَّا تَحْسِيْنُ التِّرْمِذِيِّ وَتَصْحِيْحُهُ فَقَالَ النَّوَوِيُّ عَلَى مَا فِيْ فَتْحِ الْقَدِيْرِ (كُلٌّ مِنْهُمْ لَوْ انْفَرَدَ قُدِّمَ عَلَى التِّرْمِذِيِّ مَعَ أَنَّ الْجَرْحَ مُقَدَّمٌ عَلَى التَّعْدِيْلِ۔ انتهى۔

کی جگہ پر ہی انہوں نے علی الجوربین والنعلین کو ذکر کیا (ذرا اس میں تدبر کیجئے) چہ جائے جبکہ ہذیل بن شرجیل کی روایت کو سفیان ثوری، ابن مھدی، ابن معین، احمد بن حنبل، ابن المدینی، امام مسلم، ابوداؤد اور امام نسائی جیسے جلیل القدر محدثین نے بالاتفاق ضعیف قرار دیا ہو اور اس کے بعد ابن دقیق العید کا مذکورہ قول کا ذکر کر دینا باعث منفعت نہیں ہے

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا حسن صحیح قرار دے دینا امام نوویؒ اس کے متعلق فرماتے ہیں جیسا کہ فتح القدیر میں مذکور ہے۔ دیکھئے اگر ان جلیل القدر محدثین میں سے مسح علی الجوربین والنعلین کی روایت کو کمزور قرار دینے میں تنہا ایک بھی ہو تو پھر بھی امام ترمذیؒ کی بات پر اسے ترجیح ہو گی نیز جرح تعدیل پر مقدم بھی ہوتی ہے انتہیٰ

(فتاوٰی نذیریہ جلد اوّل)

نوٹ، امام نوویؒ فرماتے ہیں:

اتفق الحفاظ على تضعيفه ولا يقبل قول الترمذي انه حسن صحيح

(تحفۃ الاحوذی ص ۱۰۱ ج ۱)

تمام حفاظ اس حدیث کے ضعیف ہونے پر متفق ہیں۔ امام ترمذی کا اسے حسن صحیح کہنا قابل قبول نہیں۔

ان تمام مذکورہ بالا صفحات کی وضاحت کریں

طالب علم عبدالرزاق عابد اور تمام اہل علم مدرسین اور مہتمم حضرات کی خدمت میں اپیل ہے اللہ تعالےٰ کی رضامندی اور خوشنودی کے لیے کام کریں۔

سوال: مسجد میں کتاب کا سببِ تالیف بیان کرنا تا کہ مسلمانوں کو حق بات کا علم ہو سکے۔

جواب

یہ عام قاعدہ ہے کہ ضرورتیں مباح کر دیتی ہیں ممنوع چیزوں کو، ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سوال کرتا ہے۔ حدیث ملاحظہ ہو:

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُہٗ فَقَالَ اَمَا فِیْ بَیْتِکَ شَیْءٌ فَقَالَ بَلٰی حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَہٗ وَنَبْسُطُ بَعْضَہٗ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِیْہِ مِنَ الْمَآءِ قَالَ ائْتِنِیْ بِھِمَا فَاَتَاہُ بِھِمَا فَاَخَذَھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ وَقَالَ مَنْ یَّشْتَرِیْ ھٰذَیْنِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُھُمَا بِدِرْھَمٍ قَالَ مَنْ یَّزِیْدُ عَلٰی دِرْھَمٍ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُھُمَا بِدِرْھَمَیْنِ فَاَعْطَاھُمَا اِیَّاہُ فَاَخَذَ الدِّرْھَمَیْنِ فَاَعْطَاھُمَا الْاَنْصَارِیَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِاَحَدِھِمَا طَعَامًا فَانْبِذْہُ اِلٰی اَھْلِکَ وَاشْتَرِ بِالْاٰخَرِ قَدُوْمًا فَاْتِنِیْ بِہٖ فَاَتَاہُ بِہٖ فَشَدَّ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک انصاری آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سے سوال کرتا تھا، آپؐ نے فرمایا تیرے گھر میں کوئی چیز ہے کہا کیوں نہیں ٹاٹ ہے اس کے بعض کو ہم پہنتے ہیں اور اس کے بعض کو بچھاتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں آپؐ نے فرمایا دونوں چیزیں میرے پاس لاؤ وہ دونوں چیزیں جا کر آپؐ کے پاس لے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا ان دونوں کو کون خریدتا ہے۔ ایک آدمی نے کہا میں یہ دونوں ایک درہم میں خریدتا ہوں آپ نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے دو یا تین مرتبہ اس طرح فرمایا، ایک آدمی نے کہا میں دو درہم دیتا ہوں، آپؐ نے وہ دونوں اس کو دے دیں اور اس سے دو درہم لیے گئے اور انصاری کو دے کر فرمایا ایک درہم کا کھانا وغیرہ خرید لو اور اپنے گھر والوں کو دے دو، دوسرے درہم کا تیشہ خرید کر میرے پاس لاؤ وہ لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدًا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا اَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيْعُ فَجَآءَ وَقَدْ اَصَابَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَّبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَجِيْئَ الْمَسْئَلَةُ نُكْتَةً فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلٰثَةٍ لِذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْ لِذِيْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ اَوْ لِذِيْ دَمٍ مُّوْجِعٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوٰى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ -

وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے اس میں لکڑی ٹھونک دی اور فرمایا جاؤ اور لکڑیاں لاکر بیچا کرو میں پندرہ دن تمہیں نہ دیکھوں وہ آدمی گیا اور لکڑیاں لاتا ان کو بیچتا اس کو دس درہم ملے اس نے اس رقم میں سے کچھ تو کپڑا خریدا اور کچھ کھانے کی چیزیں، پھر اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیرے لیے اس سے بہتر ہے کہ تو مانگتا پھرے اور قیامت کے دن تیرے چہرے پر سوال کا داغ ہو۔ سوال کرنا صرف تین شخصوں کو جائز ہے ایک۔ تو اس مفلس کو جس کو افلاس نے زمین پر گرا دیا ہو۔ دوسرے اس قرض دار کو جس کا قرض بھاری ہو۔ تیسرے اس شخص کو جو کسی کی دیت کا ضامن ہو، اور اس کے ادا کرنے کی قوت نہ رکھتا ہو۔

(ابوداؤد)

رِبَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ (مشکوٰۃ)

اس حدیث سے معلوم ہوا، آپ نے اپنے ہاتھ میں پیالہ اور ایک موٹا کمبل لے کر فرمایا ان کو کون خریدتا ہے۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ -

نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا سوا اس کے نہیں اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

تمام آبادیوں میں محبوب ترین جگہ مساجد ہیں اور مسجد میں لوگوں کو اچھی باتیں بتائی جاتی ہیں۔

حدیث میں ہے :

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین مساجد ہیں، اور بدترین مقامات بازار ہیں ۔ (مسلم)

مسئلہ سیکھ لینا ہزار رکعت نوافل سے افضل ہے، اس لیے مسئلہ بتانا چاہیے ۔

حدیث شریف میں ہے کہ قرآن مجید کی ایک آیت سیکھ لینا ایک سو رکعت نفل پڑھنے سے زیادہ ثواب ہوتا ہے، اور مسئلہ سیکھ لینا ہزار رکعت نوافل سے افضل ہے ۔ (ابن ماجہ، صفحہ ۲۰، ج) ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ ۔ (پ ۱۰، الانفال، آیت ۶۰)

اور جہاں تک تم سے ہو سکے اپنا زور تیار رکھو ۔

اَلْجِهَادُ مَاضٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۔

جہاد قیامت تک جاری ہے ۔ (الحدیث، مشکوٰۃ)

جہاد کا معنی ہے کہ راہ خدا میں بھرپور کوشش اور جدوجہد کرنا۔ راہ خدا میں اس کوشش کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) مسلح ہو کر (۲) زبان سے (۳) قلم سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زندگی بھر ان تینوں طریقوں سے راہ حق میں جہاد کیا۔ مکی زندگی میں مشرکین کے خلاف زبان کے ساتھ جہاد کیا۔ مدنی زندگی میں تینوں طریقوں سے سلسلہ جہاد کو جاری رکھا۔ مشرکین و یہود کے خلاف تلوار کا جہاد، منافقین کے ساتھ زبان کا جہاد، اور بعض سربراہان مملکت کو خط لکھ کر قلم سے جہاد کیا۔

سبب تالیف

اس لیے بیان کرنا ہے کہ دین خیر خواہی کا نام ہے، مسلمانوں کو خبر دینی کہ یہ کتاب اس لیے تیار ہوئی کہ:
"ایک شخص چیلنج کرتا ہے اس کا جواب دیا جاتا ہے"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

سارے مومن شخص واحد کی مانند ہیں جب اس کی آنکھ دکھتی ہے تو سارا جسم دکھتا ہے راہ خدا میں اسی کوشش کی تین قسمیں ہیں: (۱) مسلح ہوکر (۲) زبان سے (۳) قلم سے جہاد کرنا سربراہان مملکت کو خط لکھ کر قلم سے جہاد کرنا ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (پارہ ۱۰، سورہ توبہ، آیت ۴۱)

اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو۔ مال ہوگا تو تبلیغ ہوگی اس لیے اللہ تعالیٰ نے پہلے مال کا ذکر کیا ہے۔ انسان مال سے بہت محبت رکھتا ہے ارشاد ہے:

وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا پارہ (۳۰) سورہ فجر، آیت (۲۰)۔

اور دوست رکھتے ہو تم مال کو دوست رکھنا بہت

نوٹ: مسجد میں دنیاوی باتیں یعنی لغو باتیں کرنا منع ہیں۔ لیکن عام قاعدہ ہے کہ ضرورتیں مباح کردیتی ہیں ممنوع چیزوں کو مسجد میں لوگوں کو اچھی باتیں بتائی جاتی ہیں۔ مسئلہ سیکھ لینا ہزار رکعت نوافل سے افضل ہے۔ دین خیر خواہی ہی کا نام ہے مسلمانوں کو خبر دینی کہ یہ کتاب اس لیے تیار ہوئی کہ ایک شخص چیلنج کرتا ہے پھر اس کے چیلنج کو قبول کرنا۔ اس کا جواب لکھنا۔

جب جواب لکھے گا ۔ پھر اس کو معلوم ہوگا کہ میں نے سچ بولا ہے یا جھوٹ بولا ہے۔

ظاہر کردے گا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو

اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے کہ:

فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ۝

پس البتہ ظاہر کردے گا اللہ ان لوگوں کو کہ سچ بولے ہیں اور البتہ ظاہر کردے گا جھوٹوں کو۔

(پ ۲۰، العنکبوت، آیت ۳)

اللہ سے ڈرنے والوں کی مشکل، اللہ آسان کرتا ہے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰیَۃً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِھَا لَکَفَتْھُمْ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ۔

حضرت ابی ذر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو ایک ایسی آیت معلوم ہے کہ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو وہی ان کو کافی ہے (اور وہ آیت یہ ہے) وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (یعنی جو شخص خدا سے ڈرے خداوند تعالیٰ اس کے لیے نجات کا راستہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کو ایک ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے خیال و گمان تک نہیں ہوتا۔

(احمد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

نیز ایک روایت میں ہے کہ:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

حضرت عمرؓ بن خطاب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرو ایسا بھروسہ جیسا کہ بھروسہ کا حق ہے تو وہ تم کو اس طرح رزق دے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے (اپنے گھونسلوں میں) جاتے ہیں (ترمذی۔ ابن ماجہ)

ایک حدیث میں اس طرح ہے کہ:

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ کَمَا یَطْلُبُہٗ اَجَلُہٗ رَوَاہُ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ۔ (باب التوکل والصبر)

حضرت ابی درداءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رزق بندہ کو اسی طرح ڈھونڈتا ہے جس طرح موت انسان کو ڈھونڈتی ہے۔ (ابو نعیم)

جو شخص احکام خدا بجالائے اس کی حرام کردہ چیزوں سے پرہیز کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے مخلصی پیدا کرتا ہے اور ایسی جگہ سے اس کو رزق پہنچاتا ہے کہ اس کے خواب و خیال میں بھی نہ ہو۔ اللہ سے ڈرنے والوں کی مشکل خدا آسان کرتا ہے اور بے گمان روزی پہنچاتا ہے۔ (ابن کثیر)

نوٹ:۔ اگر کسی مسلمان کو کوئی اچھی اور خوش کن خبر ملے تو اس کا اپنے ساتھیوں کو بتانا مستحب ہے (بحوالہ رسالہ کتاب التوحید مصنف ابن یعقوب)

شیطان کو پکڑ لو یا اس شیطان کو روک لو (حدیث میں ہے)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَیْنَنَا نَحْنُ نَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ یُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّیْطَانَ اَوْ اَمْسِکُوا الشَّیْطَانَ لَاَنْ یَّمْتَلِیَٔ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَٔ شِعْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام عرج میں (مکہ کے راستہ میں ایک گاؤں ہے) جا رہے تھے کہ ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا سامنے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے اشعار سن کر) فرمایا اس شیطان کو پکڑ لو۔ یا اس شیطان کو روک لو انسان کا پیپ سے پیٹ بھر لینا اس سے بہتر ہے کہ اس میں شعر بھرے ہوں (مسلم)

گانا یا راگ دل میں نفاق پیدا کرتا ہے (حدیث میں ہے)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے گانا یا راگ اسی طرح دل میں نفاق کو پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہے (بیہقی)

آواز سنی، اور اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں رکھ لیں (حدیث میں ہے)

عَنْ نَافِعٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ طَرِیْقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِیْقِ اِلَی الْجَانِبِ الْاٰخَرِ ثُمَّ قَالَ لِیْ بَعْدَ اَنْ بَعُدَ یَا نَافِعُ ہَلْ تَسْمَعُ شَیْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ اِصْبَعَیْہِ مِنْ اُذُنَیْہِ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ [illegible] قَالَ نَافِعٌ [illegible] رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ [illegible]

حضرت نافع کہتے کہ میں ابن عمرؓ کے ساتھ جا رہا تھا، کہ ابن عمرؓ نے "نے" کی آواز سنی اور اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں رکھ لیں اور راستہ سے ہٹ کر دور چلے گئے پھر مجھ سے فرمایا نافع! تجھ کو آواز آ رہی ہے تو بھی "نے" کی آواز سن رہا ہے میں نے عرض کیا نہیں، انھوں نے کانوں سے انگلیاں نکال لیں اور کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا کہ آپ نے "نے" کی آواز سنی اور [illegible] کیا جو میں نے اس وقت کیا، نافع کہتے ہیں کہ [illegible] اس وقت بہت چھوٹا تھا۔ (احمد۔ ابوداؤد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالق کائنات کا فرمان:

الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ پارہ ۲۳ سورۃ الزمر آیت ۱۸

وہ لوگ جو سنتے ہیں پھر وہ اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور یہی لوگ عقل والے ہیں

ہم قرآن اور متواتر حدیث کے مضمون کو کیوں چھوڑ دیں؟

فتاویٰ نذیریہ جلد اول

جرابوں پر مسح جائز نہیں

اس کے جواز پر کوئی دلیل قوی نہیں ہے

جمع و ترتیب: عبدالرشید انصاری، سرفراز کالونی، جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ